بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب

سراج البلاغت

حصۂ دوم

علم بدیع

از

ڈاکٹر قاری سید کلیم اللہ حسینی

ایم اے۔ ایل ایل بی، پی ایچ، ڈی (لندن)

آنریری ریسرچ پروفیسر فارسی جامعہ عثمانیہ

ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ مطابق مئی ۱۹۵۹ء

مطبوعہ تاج پریس حیدرآباد دکن (آندھرا)

بار اول ۵۰۰ قیمت دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

یوں تو عربی، فارسی اور اردو میں بہت سی کتابیں بلاغت پر لکھی گئی ہیں کوئی نہایت مختصر اور کوئی بہت مبسوط، ہر ایک اپنے زمانہ اور ماحول کے اعتبار سے اہمیت کی حامل تھی لیکن ہر زمانہ میں طرز تعلیم، طریقۂ تفہیم اور مذاق کچھ نہ کچھ بدلتا رہتا ہے، ایک چیز جو کسی وقت ٹکسالی اور قابلِ لحاظ ہونے کی وجہ سے اہمیت رکھتی تھی رفتار زمانہ کے باعث نئے مذاق اور نئے طور طریق نے اسے ٹکسال باہر کر دیا اور اس کی قدر و قیمت کم کر دی، گو وہ بلا وجہ اور عدم واقفیت کی وجہ سے ہی ہی مثال کے طور پر کسی عربی، فارسی یا اردو کی کتاب بلاغت کو لیجئے اسکو دیکھتے ہی اس کے علمی خزانہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا اور اس کا رعب بیٹھ جاتا ہے لیکن اس گراں بہا ذخیرہ سے مطلوبہ مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنا کچھ آسان کام نہیں، ورق گردانی اور تلاش مطلب کیلئے کافی وقت درکار ہوگا اس کے بعد بھی بعض اوقات مایوسی کا منہ دیکھنا پڑے گا عموماً ایسی کتابوں سے سابقہ پڑتا ہے جو ہمہ گیر ہونے سے عاری ہیں، بلاغت کے کسی شعبہ مثلاً معانی ہیں کوئی مفصل ہے تو کوئی بیان میں اور کسی میں بدیع کا حصہ قابل لحاظ ہے، غرضکہ مجھے مختلف کیفیات کا

سامنا اُسوقت کرنا پڑا اور بہت سی مشکلیں اُسوقت پیش ہوئیں جب سے کہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں مستقلاً جماعتہائے بی۔اے اور ایم۔اے میں بلاغت کی تعلیم دے رہا ہوں، اس فن سے دلچسپی اور اس کے کتب مختصر و بسیط کے مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ کسی کتاب بلاغت میں فارسی و اردو نثر کی مثالیں زیادہ ہیں تو نظم کی خال خال ہیں، اور اکثر کتابوں میں صرف نظم کی مثالیں دی گئی ہیں نثر کی نہیں، بلکہ چند ایک مثالوں پر اکتفا کر کے گویا "قس علیٰ ہذا" کہکر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ طلباء کو مختلف علوم و فنون لازمی طور پر پڑھنے کی وجہ سے بہت کم وقت ملتا ہے کہ بسیط کتابوں کی ورق گردانی کریں اور قدیم کتب میں کوئی 'اشاریہ' تو ہوتا نہیں جس سے مطلوبہ مواد بآسانی دستیاب ہو سکے اور جو مختصر کتابیں ہیں ان سے شوقین طلباء کی تشفی نہیں ہوتی اور ایسی بھی کوئی جامع کتاب نہیں جس سے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اکٹھا وہ سب مواد مل سکے جس سے تقابلی مطالعہ میں آسانی ہو۔

ان امور کے پیش نظر اور اس فن کے برسوں کے تعلیمی تجربہ، اس سے دلچسپی اور طلباء کی سہولت کا لحاظ کرتے ہیں نے ایک کتاب "سراج البلاغت" تالیف کی ہے جسے امور بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور طلباء کے شستہ مذاق اور دلچسپی کی خاطر شگفتہ و مفید نظم و نثر کی اخلاقی اور معیاری مثالیں دی ہیں۔ غالباً اس طرز کی اتنی جامع کتاب تینوں زبانوں سے متعلق

اردو میں تو دستیاب نہیں ہوتی، اگرچہ اسکو جامع کے ساتھ مانع بھی بنانے کی کوشش ممکن تھی لیکن اس کیلئے مزید کافی وقت درکار ہوتا اور اس طرح اس کے بہت طولانی ہونے کا بھی اندیشہ تھا جو آجکل کے طلباء و بعض ادباء کے طبع نازک کیلئے سنگ گراں ثابت ہوتا اسلئے خیرالامور اوسطہا ملحوظ رکھا گیا ہے، باوجود اس کے کہ کم اہم اور غیر مروج بیان و بدیع کو ترک کیا گیا ہے، پھر بھی بعض ادق مضامین اس میں آگئے ہیں۔

کتاب سراج البلاغت کو دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے :-

حصۂ اول علم معانی و بیان

حصۂ دوم علم بدیع

چونکہ کتاب کا حصہ دوم۔ علم بدیع بالکل تیار اور حصہ اول کو ابھی کچھ وقت درکار ہے اسلئے تیار حصہ کو بلا وجہ روک رکھنا مناسب نہیں خیال کیا گیا، علاوہ ازیں بدیع کی طباعت کیلئے مختلف یونیورسٹیوں کے اساتذہ صاحبان اور طلباء کا اصرار اور جلدی ہے لہذا اسکو فی الحال طبع کر دیا جا رہا ہے، انشاءاللہ حصہ اول کو بھی جلد طبع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کتاب کے حصہ عربی کی مثالوں کے متعلق میں ادیب فاضل، عالم متبحر و شاعر بے بدل زبان عربی حضرت مولانا سید ابراہیم صاحب رضوی مرحوم سابق ریڈر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ کا بیحد مشکور ہوں جنہوں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اور طبیعت پر بار ڈالکر اس حصۂ بدیع کی تصحیح میں میری استعانت فرمائی، مولانا موصوف متبحر ادیب عربی کے علاوہ بلاغت و

عروض کے فن میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے، فارسی و اردو نظم کا بھی اچھا ذوق تھا اور تصوف میں یدطولیٰ حاصل تھا ایسے مجمع الکمال علماء اس دور قحط الرجال میں مفقودات سے ہی نہیں بلکہ بے بدل تھے، اللہ تعالےٰ انھیں مدارج علیا اور مقام قرب عطا فرمائے آمین۔

ہم نے علم بدیع کو بھی تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے تاکہ مختلف جماعتوں کے طلباء کیلئے باعث سہولت ہو، اس میں حسب استعداد طلباء کمی یا زیادتی کیجا سکتی ہے۔

اس سے اساتذہ صاحبان کیلئے بھی تدریس و امتحانات کے سوالات مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

(۱) وہ صنائع بدائع جو ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی جماعتوں کے طلباء کیلئے مفید و کارآمد ہیں۔

(۲) وہ صنائع بدائع جو بی، اے کے معیار کے ہیں۔

(۳) مابقی حصہ ایم، اے کے منتہی طلباء کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۱) برائے ہائی اسکول و انٹرمیڈیٹ

(۳) برائے بی۔ اے

(۳۴) بقیہ صنایع بدایع برائے جماعت ایم اے محقق و ضروری ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست صنایع و بدایع مندرجۂ سراج البلاغت بلحاظ حروفِ تہجی

صنایع لفظی[لہ]

لہ اگر کوئی صنعت لفظی میں نہ ملے تو اس کو معنوی میں دیکھا جائے۔

تفویت	یا افتنان
تقابل یا مقابلہ	ردالعجز علی الصدر یا تصدیر
تکرار یا تکریر	رقطاء
تلمیع، ملمع، ذولسانین یا ذولغتین	سجع یا اسجاع
تلوین، ملون یا متلون	سیاقۃ الاعداد یا تعدید
تنکیت	عاطلہ، مہملہ یا غیر منقوطہ
توافق یا تزافق	عکس وطرد یا تبدیل
توسیم	غیر منقوطہ عاطلہ یا مہملہ
توشیح یا مُوَشَّح	فوقانیہ یا فوق النقاط
توفیق یا مراعاۃ النظیر	قطع الحرف یا حذف
جامع اللسانین، ذوالالسنہ یا ذوروییتن	قلب یا مقلوبات
جناس یا تجنیس	لزوم مالایلزم، التزام، تشدید یا اعنات
حذف یا قطع الحرف	لُغز یا چیستان
خیفا یا حصر الکل فی الجزء	مُبَادَلَۃُ الرَّأسَین
ذوالالسنہ، جامع اللسانین یا ذوروییتن	متزلزل یا تزلزل
ذوروییتن، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ	متصل الحروف یا مُوَصَّل
ذوالقافیتین، ذوالقوافی یا تشریع	متلون، تلوین یا مُلَوَّن
ذوالقوافی، ذوالقافیتین یا تشریع	محاذ
ذولسانین، ذوالغتین یا تلمیع	مُدَوَّر
ذولغتین، تلمیع، ذولسانین	مُرَبَّع
ذوالوجہین، ذوجہتین، متحمل الضدین	مُرَدَّف

مستزاد
مسجع یا اسجاع
مسمط یا تسمیط
مشاکلہ
مُصَحَّف یا تصحیف
مُعَمّا
مُقَطَّع یا منفصل الحروف
مقلوبات یا قلب
مُلَمَّع یا تلمیع
ملون تلوین مُتلوّن
منفصل الحروف یا مُقَطّع

منقوطہ یا تعریبیں
مُوَشّح یا توشیح
مُوَصّل یا متصل الحروف
موقوف الآخر
مہملہ عاطلہ یا غیر منقوطہ
نثر النظم
ندا
نظم النثر
واسع الشفتین یا افتراق الشفتین
واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

صنائع معنوی

اِبداع
اِتّساع
اِحتجاج بدلیل یا مذہب کلامی
اِخیار
ادماج
ارسال المثل یا ایراد المثل
ارسال المثلین یا ایراد المثلین
ارصاد یا تسہیم
استتباع یا مدح الموجّہ
استثناء
استخدام
استدراک یا تدارک
استطراد
اضراب
اطراد
اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو
اغراق دیکھو مبالغہ
افتنان، ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل الضدین

اقتباس، تضمین یا تعلیق
التفات
ایراد المثل یا ارسال المثل
ایراد المثلین یا ارسال المثلین
ایہام، توریہ یا تخییل
بوقلمون
تاکید الذم بما یشبہ المدح
تاکید المدح بما یشبہ الذم
تبلیغ دیکھو مبالغہ
تجاہل العارف، تجاہل عارفانہ، سوق المعلوم یا مساق المجہول
تجرید
تخییل، توریہ یا ایہام
تدارک یا استدراک
تدبیج دیکھو تضاد
تردید
تسلیم
تسہیم یا ارصاد

تشابہ الاطراف
تضاد، متضاد، طباق، مطابقہ، تطبیق
یا تکافوء
تضمین، اقتباس یا تعلیق
تطبیق، تضاد، متضاد، طباق، مطابقہ
یا تکافوء
تطریز
تعجب
تفریق تنہا، تقسیم تنہا
تکافوء، تطبیق، متضاد، طباق یا مطابقہ
دیکھو تضاد
تلمیح
تناسب یا مناسبہ
تنسیق الصفات یا حُسنُ النَّسق
توجیہ، ذو الوجہین، ذو جہتین یا محتمل الضدین
توریہ، ایہام یا تخییل
توفیق یا مراعاۃ النظیر
جمع تنہا
جمع و تفریق
جمع و تفریق و تقسیم
جمع و تقسیم

چیستان یا لُغز
حسن ابتدا یا حسن مطلع
حسن اختراع
حسن بیان
حسن تخلص یا گریز
حسن تعلیل
حسن طلب
حسن مطلع یا حسن ابتداء
حسن مقطع
حشو یا اعتراض الکلام قبل التمام
حصر الکل فی الجزء یا خیفاء
ذو جہتین، ذو الوجہین یا محتمل الضدین
دیکھو توجیہ
رجوع
سوال و جواب یا مراجعہ
سوق المعلوم، تجاہل العارف یا مساق المجہول
شبہ اشتقاق
شہر آشوب یا کلام الجامع
طباق، مطابقہ دیکھو تضاد
طے و نشر یا لف و نشر
غلو دیکھو مبالغہ

قول بالموجب
کلام الجامع یا شہر آشوب
گریز یا حسن التخلص
لف و نشر یا طے و نشر
مبالغہ
متضاد دیکھو تضاد
متحمل الضدین، ذو الجہتین دیکھو توجیہ
مدح الموجہ یا استتباع
مذہب کلامی و مذہب فقہی یا احتجاج بدلیل
مراجعہ یا سوال و جواب

مراعاۃ النظیر، ائتلاف، تلفیق، تناسب،
تناسب، توفیق یا مواخات
مُزاوَجہ
مساق المجہول، سوق المعلوم یا تجاہل عارفانہ
مُعَمّا
مقابلہ یا تقابل
مناسبہ یا تناسب
ہجو قبیح
ہجو ملیح دیکھو تاکید المدح بما یشبہ الذم
الہزل الذی یُراد بہ الجد

سراج البلاغت کی تالیف میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے

کتاب	مصنف	زبان	مقام وسنہ طباعت
	(۱)		
۱) آئینۂ بلاغت	مرزا محمد عسکری	اردو	لکھنؤ سنہ ۱۹۳۶ء
۲) ابدع البدایع	محمد حسین شمس العلماء گرگانی	عربی	قلمی کتبخانۂ آصفیہ حیدرآباد سنہ ۱۳۲۸ھ
۳) البیان والتبیین	ابو عثمان عمر الجاحظ	"	مصر سنہ ۱۳۱۱ھ
۴) التبیان فی علم البیان	عبدالواحد بن عبدالکریم المعروف بہ الزملکانی	"	قلمی کتبخانۂ آصفیہ
۵) اساس البلاغة	ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری	"	مصر سنہ ۱۲۹۹ھ
۶) اسرار البلاغة	امام عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی	"	" سنہ ۱۹۲۰ء
۷) الطول شرح تلخیص	عصام الدین ابراہیم ادینک (ترکی)	"	" سنہ ۱۲۸۴ھ
۸) اعجاز خسروی	امیر خسرو	فارسی	لکھنؤ سنہ ۱۲۹۳ھ
۹) اعظم الصنایع مع شرح معمیات	سید ابوالحسن	"	مطبوعہ سنہ ۱۲۶۰ھ
۱۰) انوار الربیع فی علم البدیع	سید علی خان المدنی بن احمد نظام الدین	عربی	ایران سنہ ۱۳۰۴ھ
۱۱) الایضاح فی علوم البلاغة	جلال الدین محمد القزوینی بن عبدالرحمن المعروف بہ خطیب دمشق	"	مصر سنہ ۱۳۰۵ھ

(ب)

۱۲) بحر الفصاحت	نجم الغنی خاں رامپوری	اردو	لکھنؤ ۱۹۱۷ء
۱۳) بہار بلاغت	قلندر علی خاں	"	لاہور ۱۹۲۴ء

(ت)

۱۴) تجنیس اللغات	عبدالرحمٰن جامی ۸۹۸ھ	فارسی	قلمی کتبخانہ آصفیہ
۱۵) تذکرۃ البلاغت	ذوالفقار علی	"	دہلی ۱۹۰۹ء
۱۶) تسہیل البلاغت	سجاد میرزا بیگ	اردو	حیدرآباد دکن ۱۳۴۹ھ
۱۷) تلخیص المفتاح	جلال الدین قزوینی خطیب دمشق	عربی	مصر ۱۲۸۸ھ

(ج)

۱۸) جنان الجناس فی علم البدیع	صلاح الدین خلیل ایبک الصفدی	"	مصر ۱۲۹۹ھ
۱۹) جواہر البلاغۃ	الشیخ احمد الہاشمی	"	مصر ۱۳۲۳ھ

(چ)

۲۰) چہار چمن	غلام محی الدین نخیف	فارسی	بمبئی ۱۲۶۶ھ
۲۱) چہار گلزار	نثاری	"	کانپور ۱۳۰۱ھ

(ح)

۲۲) حاشیۂ شرح تلخیص	لطف اللہ بن محمد الغیاث	عربی	قلمی ۱۰۴۱ھ
۲۳) حاشیہ مطوّل	علامہ ابی وردی	"	مصر ۱۲۶۳ھ
۲۴) حدایق البلاغت	شمس الدین فقیر	فارسی	کانپور ۱۳۰۳ھ

(۲۵) حدایق السحر فی دقایق الشعر	رشید الدین عمری کاتب المعروف برشید وطواط	فارسی	تہران ۱۳۰۲ء
	(خ)		
(۲۶) خلاصۃ البدایع	شمس الدین فقیر	"	قلمی کتبخانۂ آصفیہ
	(د)		
(۲۷) الدروس البلاغۃ	حفنی آفندی ناصف وغیرہ	عربی	مصر ۱۳۱۷ھ
(۲۸) دوحۃ الصنایع	امام الدین آمامی ہروی	فارسی	حیدرآباد دکن ۱۳۲۴ھ
	(ر)		
(۲۹) رسالۂ عبد الواسع	عبد الواسع ہانسوی	"	کانپور ۱۲۷۰ھ
(۳۰) روضۃ الجنان فی المعانی والبیان	الخوری ارسانیوس الفاخوری	عربی	بیروت ۱۸۶۶ء
(۳۱) ریاض الصنایع قطب شاہی	المفتی حسینی ساوجی	فارسی	قلمی ۱۰۲۲ھ کتبخانہ آصفیہ
	(س)		
(۳۲) سفینۃ البلاغہ	محمد زمان خاں شہید	"	حیدرآباد دکن ۱۳۱۱ھ
	(ش)		
(۳۳) شرح شواہد التلخیص	بدر الدین محمد بن رضی الدین مفتی الشام	عربی	قلمی ۹۸۳ھ
(۳۴) شرح معمائے نصیر ہمدانی	امام بخش صہبائی دہلوی	فارسی	۱۸۸۸ء
(۳۵) شرح معما	میر شمس الدین	"	۱۲۸۳ھ
	(ط)		
(۳۶) الطراز	یحییٰ بن حمزہ	عربی	مصر ۱۳۳۲ھ

	(ع)		
۳۷) عقد البدیع	خوری بولس عوّاد	عربی	بیروت ۱۸۸۱ء
۳۸) عقود الدُرر فی شرح شواہد المختصر	المعلم شاہین عطیہ البنّانی	"	" ۱۸۸۷ء
	(غ)		
۳۹) غایۃ الادب فی صناعات شعر العرب	محمد طلعت	"	مصر ۱۳۱۶ھ
	(ک)		
۴۰) کتاب الصناعۃ	ایلیتوس حکیم	"	بیروت ۱۸۹۸ء
۴۱) کمال البلاغۃ	عبدالرحمن بن علی البزدادی	"	۱۳۴۱ھ
	(ل)		
۴۲) اللطائف المساعہ فی الفصاحۃ والبلاغۃ	علامہ جلال الدین السیوطی ۹۱۱ھ	"	قلمی کتبخانہ آصفیہ
	(م)		
۴۳) مجموع الصنایع	حکیم کامران شیرازی	فارسی	طہران ۱۲۹۵ھ
۴۴) مختصر المعانی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی تالیف ۷۵۶ھ	عربی	مصر ۱۳۰۹ھ
۴۵) مخزن الفواید	محمد فایق	اردو	لکھنؤ ۱۲۶۷ھ
۴۶) المطوّل علی التلخیص	سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی	عربی	استنبول ۱۳۱۰ھ

۴۷	المعجم فی معاییر اشعار العجم	شمس الدین محمد بن قیس الرازی	فارسی	بیروت ۱۹۰۹ء
۴۸	معما و قواعد المعما	ملا حسین واعظ کاشفی	"	لکھنو ۱۳۱۹ھ
۴۹	معیار البلاغت	دیبی پرشاد	اردو	کانپور ۱۲۸۳ھ
۵۰	مفتاح البلاغت	نجم الغنی خاں رامپوری	"	لاہور ۱۹۲۱ء
۵۱	مواہب المفتاح شرح مختصر المعانی	محقق ابن یعقوب المغربی	عربی	مصر ۱۳۱۸ھ
		(ن)		
۵۲	نقد الشعر مع ترجمہ جرمن	خلف بن حبان	"	بیروت ۱۸۹۴ء
۵۳	نکات البدایع و مراۃ الصنایع	درویش محمد	فارسی	قلمی کتبخانہ آصفیہ
۵۴	نہایۃ الایجاز فی درایۃ الاعجاز	امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی	عربی	۱۳۱۷ھ
۵۵	نہر الفصاحت	محمد حسین قتیل	فارسی	لکھنو ۱۳۱۷ھ
		(ھ)		
۵۶	ہنجار گفتار (در فن معانی و بیان و بدیع)	نصر اللہ تقوی	"	تہران ۱۳۱۷ ش
۵۷	ہدایۃ العامیہ شرح رسالہ عبد الواسع	محمد انعام اللہ	"	لکھنو ۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم بدیع

علم بدیع وہ ہے جس سے کلام کی خوبیاں (صنعتیں) معلوم ہوتی ہیں مگر ایسے صنایع لزوم و تکلف سے نہیں بلکہ آرائش کے طور پر لائے گئے ہوں۔

صنایع کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

۱۔ صنایع لفظی سے کلام کے الفاظ کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ صنایع معنوی سے کلام کی معنوی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

صنایع لفظی

اِتّفاق

کلام میں کسی شاعر یا ممدوح کا نام لطیف پیرایہ میں بے تکلف آجانا۔

مثالیں:۔

عربی ؛ مَا زَالَ اٰبَاءُہٗ بِالْحَمْدِ مُذْ عُرِفُوْا

نظم ؛ فَکَانَ اَحْمَدُ هُمْ حُسْنَ اِتِّفَاقِهِمْ

سید علی خاں۔

فارسی: نظم۔ تمرید غم عشق بوالہوس را ندہند — سوز غم پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار — ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند
صوفی سرمد۔

اردو نظم:۔ ہم نہ کہتے تھے محبت ہی بری بلا ہے کیفی — کیا سے کیا ہوگئی دو روز میں حالت تیری
کیفی حیدرآبادی

کردیا کچھ سے کچھ ترے غم نے — اب جو دیکھا تو وہ اثر ہی نہیں
اثر شاگرد میر درد

اِسجاع یا سَجْع

نثر یا نظم میں جب دو فقروں یا مصرعوں کے آخری دو کلمے ہموزن یا ہم قافیہ یا دونوں ہوں تو اِسجاع یا سَجع کہتے ہیں اور اس قسم کی نثر کو مُسَجَّع یا مُقفّیٰ، سجع نثر میں ایسی ہے جیسے قافیہ نظم میں۔

سجع کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) مُتوازی (۲) مُطرّف (۳) مُتوازِن یا مُوازنہ

ا۔ سجع متوازی، دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن اور ردی میں متفق ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَوْدَیٰ بِیَ النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ، وَرَثیٰ بِیَ الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ۔ حریری

" نظم، فَنَحْنُ فِیْ جَذَلٍ وَالرُّوْمُ فِیْ وَجَلٍ
وَالْبَرُّ فِیْ شُغُلٍ وَالْبَحْرُ فِیْ خَجَلٍ
مُتنبّی

فارسی:۔ نثر، اسپ تاختہ وگوئے باختہ۔

فارسی:۔ نظم، خبر از تیغ او خراب شدہ　　سیر آبش ہمہ سراب شدہ
رشید وطواط

اردو:۔ نثر، میں تجھ پر جان دیتا اور اپنے سر آن لیتا ہوں۔
" نظم، کروں پہلے توحید یزداں رقم　　جھکا جس کے سجدہ کو اول قلم
میر حسن

۲۔ سَجَعْ مُطَرَّف، دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن میں مختلف لیکن رَوِی میں متفق ہوں۔
مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا
" نظم، تَجَلّٰی بِہٖ رُشْدِیْ وَاَثْرَتْ بِہٖ یَدِیْ
وَفَاضَ بِہٖ ثَمَدِیْ وَاَوْرٰی بِہٖ زَنْدِیْ
اَبِیْ تَمَّامْ

فارسی:۔ نثر، احمد را کرم بسیار است و ہنر بے شمار۔
" نظم، شیر یزداں چو برکشادی چنگ　　روئے ہاموں شدے چو پشت پلنگ

اردو:۔ نثر، احمد بڑا خوش اطوار ہے اور اس کا دوست بے روزگار ہے
" نظم، عشق ہے تازہ کار تازہ خیال　　ہر دفعہ اسکی اک نئی ہی چال

۳۔ سجع متوازن یا مُوَازَنَہ[1]، دو جملوں یا مصرعوں کے آخر کے

---

[1] رشید وطواط نے حدایق السحر فی دقایق الشعر صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ جب سجع متوازن شعر میں واقع ہو تو اسکو "سجع مُوَازَنَہ" کہتے ہیں۔ اسکی اصل عبارت یہ ہے "سجع متوازن۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰ پر

دو کلمے وزن میں متفق لیکن روی میں مختلف ہوں، یہ صنعت نثر و نظم دونوں میں مستعمل ہے۔

بقیہ حاشیہ ۲۵۔ "بہ نثر مخصوص نیست بلکہ در شعر ہمیں کلمات توان آورد۔ آنرا در شعر "موازنہ" خوانند"
شمس قیس نے المعجم فی معاییر اشعار العجم صفحات ۳۰۸، ۳۰۹ پر سجع موازنہ کے تحت نثر اور نظم دونوں کی مثالیں دی ہیں۔
عصام الدین الدینک نے اطول شرح تلخیص، جلد ثانی صفحہ ۲۳۶ پر لکھا ہے۔
"فکل سجع موازنۃٌ ولیس کل موازنۃٍ سجعاً، فعلی ھذا یکون الموازنہ اعمّ"
ان بیانات سے واضح ہے کہ "موازنہ" نثر و نظم دونوں پر حاوی ہے۔
لیکن حدایق البلاغت میں شمس الدین فقیر لکھتے ہیں کہ سجع موازنہ، نظم میں نہیں ہوتا، چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں "داین سجع موازنہ در نظم نمی آید چہ کلمۂ آخر در نظم واجب است کہ قافیہ داشتہ باشد"
قافیہ کے لحاظ سے یہ قول درست ہے لیکن روی کے بدل جانے سے شعر دو سرا ہو جاتا ہے۔
گو وزن اور قافیہ وہی ہوتا ہے، یہاں بحث پہلے اور دوسرے مصرعوں کے آخر کلموں سے ہے جو وزن میں تو برابر لیکن روی میں مختلف ہیں۔

قصیدہ کے مطلع میں تو قافیہ اور وزن کے صرف رَوی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

لیکن بعد کے اشعار میں اس کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ سجع کے لغوی معنی "کبوتری کی آواز" کے ہیں، میری رائے میں "موازنہ" میں سجع ایک مخصوص صورت ہے جس کے آخر میں حرف رَوی ہونا ضروری ہے لہٰذا بغیر حرف رَوی کے سجع کا استعمال کرنا مناسب نہیں اس کو "موازنہ" کہنا کافی ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ۔

" نظم، کَالزَّهْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِیْ هِمَمٍ

البوصیری

فارسی :- نثر، وظائف حمد واجب الوجود دمی امد شکر واجب الغفور لازم است

" نظم، شاہی کی رخش اورادولت بود ذلیل ، شاہی کی تیغ ادرا نصرت بود فسان
اندر پی کمانش زہ بگسلد بقیں ، وندر دم تفنیش بر بفگند کمان

اردو :- نثر، ہمارا دوست بڑا کریم ہے اور زمانہ میں نظیر ہے ۔

" نظم، اے شہنشاہ فلک منظر و بے مثل و نظیر
اے جہاں دار کرم شیوہ و بے شبہ و عدیل

باصر ہیں یہ بصیر ہیں اہل دفا ہیں یہ قادر ہیں یہ کریم ہیں یاور سخی ہیں یہ

اشارہ

کلام میں مختصر الفاظ سے وسیع معنی کی طرف اشارہ کیا جائے ۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

" نظم، فَمَا لَکَ لَا تَلْقَی بِمُهْجَتِکَ الْقَنَا
وَاَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ هُمُ هُمُ

هٰذِہٖ مِنْ عُلَاہُ اِحْدَی الْمَعَالِی
وَعَلٰی ھٰذِہٖ فَقِسْ مَا سِوَاھَا

فارسی: نثر: زندگونی بے کساں چطور می گزرد وشمارا چہ آگہی۔
" نظم: ترا کوہ پیکر ہیئوں می برد — پیادہ چہ دانی کہ چوں می رود
اردو: نثر: جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب رونے سے کیا فائدہ۔
" نظم: گدا سمجھ کے وہ چپ تھا میری جو شامت آئے
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے
غالب

اِشتقاق یا اِقتضاب

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جو ایک مادہ یا مصدر سے مشتق ہوں۔
مثالیں:-
عربی:- نثر: کُلُّ مُجِدٍّ بِجِدٍّ لَا بِجَدٍّ۔
" نظم: وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ
حسان بن ثابت

فارسی:- نثر: بسطے بساط انبساط پرداختم۔
" نظم: حکیم آنکس کہ حکمت نیک داند — سخن محکم بحکم خویش داند
حکیم سنائی

اردو: نثر، دلبر نے دل تو لے لیا لیکن دلجوئی نہیں کی۔
" نظم، اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پر مشاہدہ ہے کس حساب میں
غالب

اعادہ

کلام میں تاکید کے لئے الفاظ مکرر لانا۔

مثالیں:
عربی: نثر، اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا، وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَانُوْا ھُمُ الْخَاسِرِیْنَ۔
" نظم، علیٰ انی سانشد عند بیعی
اضاعونی و ایّ فتیً اضاعوا
حریری

فارسی: نظم، ماندورشان بمطرب کوفی ماندورشان بمقری بصری
منوچہری

اردو: نظم، تم ہوئے ہم ہوئے کہ میر ہوئے اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

اعنات، لزوم مالا یلزم، التزام یا تشدید

کلام میں کسی ایسی چیز کا لازم کر لینا جو لازمی نہ ہو، جس کے بغیر بھی کلام درست اور پورا ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ۔

〃 نظم: عَرَفَ الْاِمَامُ الْفَذُّ عَبْدُ الْوَاسِعِ

مِنْ کُلِّ عِلْمٍ بِالْاِنَاءِ الْوَاسِعِ

قَوْمٌ رَفِیْعُ الْقَدْرِ رَایَۃُ مَجْدِھِم

مَضْرُوبَۃٌ فَوْقَ الرَّفِیْعِ التَّاسِعِ

فارسی:- نثر: مشیت ایزدی را با فکر چہ کار، و فکر ضعیف را در تقدیر ایزدی چہ اعتبار، بفکر مباش و دل بناخن فکر مخراش۔

〃 نظم: سہم تو در زمین کشیدہ سپاہ　　قدر تو بر فلک نہادہ قدم

ناصح ملک تو قرین طرب　　حاسد صدر تو ندیم ندم

اردو:- نثر: دیکھو دلدار کسی دوسرے سے نہ کرنا پیار ہو جاؤ گے خوار اور لوگ کہیں گے تم کو بداطوار۔

〃 نظم: جو ہوے خاک بز کوئی دلدار　　اسے ہے خاک سے ہر دم سروکار

افتراق الشفتین دیکھو واسع الشفتین صــ

اقتضاب دیکھو اشتقاق صــ۳۲

اِکتفاء

ضرورت شعری سے کلمہ کا جزو حذف کرنا۔

مثالیں:-

عربی:۔ نظم، لَعَبَت جُفُونُكَ بِالْقُلُوبِ وَحُبُّهَا
وَالْخَدُّ مِيدَانٌ وَصَدْغُكَ صُولجاً (ن)

فارسی:۔
نظم، بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من أسا (۶)
اردو:۔ نظم، جو نکلا پہنکر لباس صفا — ہوی دھوم اسکی زمین نا سما (۶)

التزام دیکھو اعنات ص۳۳

انضمام الشفتین یا واصل الشفتین دیکھو ص

ایداع

کلمہ میں کسی شخص یا چیز کا نام اس طرح لانا کہ اس سے معنی بھی پیدا ہوں۔
مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، لقد ترك الضحاك فی الناس ضحكةً
وابكی الّذی قد قال قدمّا قفانبكِ

فارسی:۔ نثر، شما در حقیقت ولی اللہ ہستید۔
" نظم، چناں گویند در تسبیح و تہلیل — الٰہی عاقبت محمود گرداں
اردو:۔ نثر، آپ کی کیا تعریف کی جائے آپ تو قطب عالم ہیں۔
" نظم، کیسا وزیر جسکو سعادت علی نے دی — برہان لک اشجع و منصور و محتشم

بَرَاعَةُ الْاِسْتِهْلَالْ

کلام کا آغاز ایسے الفاظ سے کرنا کہ اصل مضمون کا اس سے اندازہ ہو جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ لَا يُحَدُّ وَلَا يُتَصَوَّرُ۔

" نظم: بُشْرٰى فَقَدْ اَنْجَزَهَا الْاِقْبَالُ مَا وَعَدَا
وَكَوْكَبُ الْمَجْدِ فِيْ اُفْقِ الْعُلٰى صَعِدَا

ابو محمد خازن

فارسی:- نثر: از دست قزاقان برحامد چہ گذشت قصہ اش بشنوید۔

" نظم: بود بازرگان و اورا طوطئے — در قفس محبوس زیبا طوطئے

مولانا روم

اردو:- نثر: قصۂ بے نظیر و بدر منیر کو جس حُسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اب اس کی تفصیل سنئے۔

" نظم: کھلنے پہ جو ہے طلسم تقدیر — اب خامہ نے یوں کیا ہے تحریر

میر حسن

تاریخ[1]

ایسا کلام جس کے کسی مصرع، فقرے یا خاص الفاظ کے مکتوبی[2] حروف کا

[1] عربی میں صنعت تاریخ مروج نہیں ہے اسلئے کتب بلاغت میں اسکا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ متاخرین نے بعض اوقات تاریخیں نکالی ہیں۔ چند تاریخیں ہمیں ملی ہیں انپر اکتفا کیا جاتا ہے۔

[2] حروف مکتوبی سے مراد ایسے حروف ہیں جو لکھے جاتے ہیں اگرچہ وہ پڑھے نہ جائیں پھر بھی انکے اعداد شمار کئے جاتے ہیں اور جو حروف تلفظ میں آتے ہیں اور تحریر میں نہیں انکے اعداد شمار نہیں ہوتے جیسے تنوین اور مصرع میں مشدد حرف کو ایک حرف شمار کیا جائیگا اور چہ و کہ میں ہائے مخفی کے اعداد لئے جائینگے اسی طرح لانبی (ت) کے اعداد ۴۰۰ اور گول تائے تانیث (ۃ) کے ۵ عدد شمار کئے جائیں گے

اعداد سے بحساب جُمّل[1] ولادت، شادی، وفات یا کسی خاص واقعہ کا سنہ نکلتا ہو تاریخ دو قسم کی ہوتی ہے، ۱۔ صوری ۲۔ معنوی۔ معنوی فن معما کے قبیل سے ہے۔

۱۔ صُوری وہ ہے جس کے الفاظ سے زمانہ معلوم ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ مَوْتُ الْعَالِمِ بِاللّٰهِ مَوْتُ الْعَالَمِ، تاریخ وفات مولانا عبدالحق دہلوی۔

فارسی:۔ نظم، بہ کسب خاص مسجد ساخت لکھو دلم گفتہ کہ این بیت الحرام است

اردو:۔ نظم، مصرع، شمع بزمِ قادری و نقشبندی بجھ گئی۔

۲۔ معنوی وہ ہے جس کے اعداد سے بحساب جُمّل کوئی سنہ نکلے۔ جب سنہ مطلوب بلا کسی کمی و بیشی کے نکلے تو اس کو تاریخ کامل یا بے کم و کاست کہتے ہیں۔

بعض دفعہ مادہ تاریخ میں کچھ اعداد کم ہو جاتے ہیں تو اس میں کسی مناسب لفظ کا، جس سے مطلوبہ عدد حاصل ہوں، باشارۂ لطیف اضافہ کر دیتے ہیں، اس عمل کو تَخْمِیَہ کہتے ہیں۔

اگر ولادت، شادی وغیرہ کے وقت مادہ تاریخ میں ایک عدد کم ہو تو "سرِ انبساط" دو عدد کم ہوں تو ازروئے "طرب، بہجت یا بشارت" لکھتے ہیں اور غم و وفات کے موقع پر ایک عدد کیلئے "سرِ آہ" دو عدد کیلئے ازروئے "بکا" اور چار کیلئے از "سرِ درد" لکھ کر تخمیۃ کرتے ہیں۔

---

[1] حساب ابجد۔

مثالیں :-

مثال شادی و تولد کی :-

فارسی :- نظم، سال تاریخ تولد گفت عقل　　از سر بہجت کہ برخوردار باد

اردو :- نظم، چودھویں تاریخ تھی پندرھویں شب
جب کہ دنیا میں قدم اس نے رکھا
بولا ہاتف سن کے از روئے "طرب"
چودھویں کا چاند اب ظاہر ہوا

"طرب" کہکر نو عدد حرف (ط) کے ملالئے۔

مثال غم و وفات کی۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، عَاشَ حَمِيْدًا وَمَاتَ شَهِيْدًا۔

فارسی :- نظم، گفت فائق باد و حرف حزن دل
گشت زین العابدین واصل بحق

اردو :- نظم، مظہر کہ ہوا جو قاتل اک مرد شوم　　اور انکی ہوئی خبر شہادت کی عموم
تاریخ وفات ان کی کہی بار دوئے 'درد'　　سودا نے کہا ہے جانجاناں مظلوم

'درد' کہکر چار عدد حرف (د) کے اضافہ کئے۔

کبھی مادہ تاریخ میں اعداد مطلوبہ سے زیادہ عدد ہو جاتے ہیں تو انکو لطیف پیرایہ میں خارج کر دیتے ہیں جس کو تخرجہ کہتے ہیں لیکن تاریخ تولد اور موقع شادی میں تخرجہ شگون بد خیال کیا جاتا ہے۔

امثلہ تخرجہ :-

فارسی :- نظم، من چگویم کربلا را واقعات　　آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

واقعہ کربلا کی تاریخ ۶۱ھ ہے جو لفظ "اللہ" میں سے الف دہ، خارج کرنے سے نکلتی ہے۔

اردو:۔ نظم، دست بیداد اجل سے بے سرو پا ہو گئے
فقر و دیں، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل

مصرع ثانی کے الفاظ اول و آخر کے ابتدائی و آخری حروف ف اور ل کے اعداد نکال دیں تو ۱۲۳۹ھ نکلتا ہے جو سنہ وفات مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ہے[1]۔

تبدیل یا عکس و طرد

کلام کے بعض اجزاء میں تقدیم و تاخیر کرنا، یہ تین قسم کی ہوتی ہے:۔

۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔
۲۔ جملوں میں تقدیم و تاخیر۔
۳۔ مصرعوں میں تقدیم و تاخیر۔

۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَوَضْعُ النَّدٰی فِی مَوْضِعِ السَّیْفِ فِی الْعِدٰا
مُضِرٌّ کَوَضْعِ السَّیْفِ فِی مَوْضِعِ النَّدٰی

---

[1] تاریخ گوئی میں بہت نزاکتیں ہیں کہ کون سے عدد ایک بار لئے جائیں اور کون سے دوبار اور کتنے اعداد تک تعمیہ و تخرجہ جائز ہے اور کتنے تک ناجائز۔ اور جُمل صغیر اور جُمل کبیر وغیرہ کسے کہتے ہیں ان چیزوں سے دلچسپی ہو تو تفصیل مفتاح البلاغت اور بحر الفصاحت میں دیکھ لیجائے۔

فارسی: نظم: کرم داران عالم را درم نیست درم داران عالم را کرم نیست
سعدی

آنچہ در آدم بگنجد عالم است آنچہ در عالم نگنجد آدم است
اقبال

اردو: نظم: وفور اشک نے کاشانہ کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار
غالب

۲۔ جملوں کی تقدیم و تاخیر:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر: کَلامُ الملوکِ مُلوکُ الکَلامِ
تُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ

" نظم: مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِی
لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِی بِمُحَمَّدٍ

فارسی: نظم: دیروز بہ توبہ شکستم ساغر امروز بساغری شکستم توبہ
سلمان ساوجی

اردو:۔ نثر: بادشاہ کا کلام کلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔
میری التجا پر آپ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور آپ کے غضب کے باوجود میں التجا کئے جاتا ہوں۔

" نظم: تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھ کو غصہ پہ پیار آتا ہے

۳۔ مصرعوں کی تقدیم و تاخیر:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: مَاخَطَا اِثرَ الْخَطَایَا خَطْوَۃً
خَطْوَۃً اِثرَ الْخَطَایَا مَاخَطَا

فارسی:۔ نظم: ذوق جہان ندارد بے دوست زندگانی
بے دوست زندگانی ذوق جہان ندارد

اردو:۔ نظم: خفا کیوں صنم ہے نہیں بھید کھلتا نہیں بھید کھلتا خفا کیوں صنم ہے
ظفر

تبیین دیکھو تفسیر ص۱۵۶

تجنیس یا جناس

دو متجانس الفاظ کا عدد، حروف، حرکات اور وزن میں متفق اور معنی میں مختلف ہونا۔

تجنیس کی مختلف قسمیں قواعد و بلاغت کی کتابوں میں ملتی ہیں کسی کتاب میں صرف نثر کی، کسی میں صرف نظم کی اور بعض میں دونوں کی چند قسمیں اور چند مثالیں دی گئی ہیں، لیکن تجنیس کی جتنی قسمیں ہم نے اس کتاب میں جمع کر دی ہیں وہ عربی، فارسی یا اردو کی کسی ایک کتاب میں جمع نہیں ملتیں، مزید برآں نثر و نظم ہر دو کی مثالیں حتی الوسع ان تینوں زبانوں کی یکجا دی گئی ہیں جس سے ہر زبان کے طالب علم کو سہولت ہو گی۔

تجنیس یا جناس کی حسب ذیل (۱۱) قسمیں ہیں۔

۱۔ تام ۲۔ زاید ۳۔ مُذَیّل ۴۔ ناقص یا مُحَرَّف ۵۔ مُطَرَّف
۶۔ مُرَکَّب ۷۔ مَرفُوْ ۸۔ مُکَرَّر، مُرَدَّد یا مُزْدَوِج
۹۔ خطّی ۱۰۔ مضارع ۱۱۔ لاحق۔

۱۔ تجنیس تام

تجنیس تام (الف) مماثل ہوگی یا (ب) مستوفی
(الف) تجنیس مماثل، دو متجانس الفاظ ایک ہی نوع کے ہوں، مثلاً
اسم اسم، فعل فعل، حرف حرف۔

مثالیں:۔ اسم اسم

عربی:۔ نثر، يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ۔

" نظم، حَمَوْا وَسَمَوْا فَمَا حَامٍ وَسَامٍ
سِوَاهُمْ مِنْ بَنِيْ حَامٍ وَسَامٍ

فارسی:۔ نثر، فرخندہ طالعی کہ معشوق بکام دارد و شربت مدعا دمادم بکام۔

" نظم، اے چراغ ہمہ بتان ختا ۔۔۔ دور بودن ز روئے تست خطا

اردو:۔ نثر، عزیز نے اپنے عزیز سے ناتہ رشتہ توڑ لیا۔

" نظم، یوسف سے عزیز کو کئی سال ۔۔۔ زندان عزیز میں پھنسایا

مثالیں:۔ فعل فعل۔

عربی:۔ نثر، يَهِمُّنِيْ وَيَهُمُّنِيْ اے يَقْصُدُنِيْ وَيُوْقِعُنِيْ فِي الْهَمِّ۔

فارسی:۔ تو از دشود بہ بیں کہ ہمہ چیز از تو می شود، دچون تو از و شدی
رفتی برگشتی ۔۔۔ ہمہ چیز از تو می شود
می ردد

فارسی:۔ نظم، چوں از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت چون از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت
برگشتی برگشت

اردو:۔ نثر، کتاب کا ورق پلٹو لیکن مجھ سے نہ پلٹو،

" نظم، مہر کی جس پر نظر کی مہر ساں چمکا دیا
میں نے چاہا جلوہ دیکھوں تو مجھے چمکا دیا۔ دھمکایا

(ب) تجنیس مستوفی، جب دو متجانس الفاظ کی نوعیت مختلف ہو مثلاً اسم و فعل اور فعل و حروف۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اِرْعَ الْجَارَ وَلَوْ جَارَ۔

" نظم، مَامَاتَ مِنْ كَرَمِ الزَّمَانِ فَإِنَّهُ
يَحْيٰي لَدٰى يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ

فارسی:۔ نثر، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار۔

" نظم، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار کہ در دیار کرم نیست ز آدمی دیّار۔

اردو:۔ نثر، محبوب کی مانگ دیکھ کر دل کہتا ہے کہ تو بھی اپنے دل کی مراد مانگ۔

" نظم، کہا دل نے میرے دیکھی جو وہ مانگ کہ ہے یہ رات آدھی کچھ دعا مانگ

۲۔ تجنیس زاید

متجانس الفاظ میں سے کسی لفظ میں ایک حرف کی زیادتی ہو، خواہ زیادتی ابتدا، درمیان یا آخر میں ہو جیسے:۔ کوہ، شکوہ، زر، زدر، دیوان، دیوانہ، محال، حال، قدم، قُدوم، حامل، حاملہ۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: دَوَامُ الحَالِ مِنَ المُحَالِ، کُوحَامِحَامِلٌ لِاشْتِبَاءِ الْأُمُوْرِ۔

" نظم: اَلْبِطْنَةُ رَأْسُ کُلِّ دَاءٍ
وَالْحِمْیَةُ رَأْسُ کُلِّ دَوَاءٍ

فارسی:- نثر: انداکے جمال یہ ازلیبادی ہیں۔

" نظم: کفراست درطریقۂ ما کینہ داشتن — آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن

اردو:- نثر: یوں ڈرسے کام نہیں چلیگا کچھ کرنا ہے تو نڈر رہو۔

" نظم: یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو — مہرباں بات ہے نبات نہیں
ناسخ

۳۔ تجنیس مُذَیَّل

متجانس الفاظ میں سے ایک لفظ کے آخر میں دو حرف کی زیادتی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: غِسْلٌ اَوْ غِسْلِیْن، سِجٌّ اَوْ سِجِّیْن۔

" نظم: فَیَالَکَ مِنْ حَزْمٍ وَ عَزْمٍ طَوَاهُمَا
حَدِیْدُ الرَّدٰی تَحْتَ الصَّفَا وَالصَّفَائِحِ

فارسی:- نثر: سیم، سیمین، زر، زرّین۔

" نظم: سیمین برا، سیم رخا، ماہ پیکرا — زرّیں کلاہ، زرد قبا، زرفشاں قبا

اردو:۔ نثر، آپ ہر رنگ میں دلچسپ نظر آتے ہیں، کیوں نہ ہو رنگین مزاج ہیں

" نظم، مانگ سے اس کے مانگتی ہے بھیک مہ کا کاسہ لیئے شب تاریک

ذوق

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

غالب

۴۔ تجنیس ناقص[1] یا مُحرّف

متجانس الفاظ تعداد اور ترتیب حروف میں متفق لیکن حرکات میں مختلف ہوں۔

---

[1] بعض کتابوں مثلاً حدایق البلاغت، بحرالفصاحت وغیرہ میں کوہ، شکوہ، زر، زور کو صنعت زاید و ناقص میں شمار کیا ہے اور حدایق السحر اور دیگر اکثر کتب بلاغت میں تجنیس ناقص کی وہی تعریف کی ہے اور مثالیں دی ہیں جو ہم نے لکھی ہیں، مرزا محمد عسکری صاحب نے آئینہ بلاغت صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے "تجنیس ناقص و زاید (مُطَرَّف) جب الفاظ متجانس میں صرف ایک حرف کی کمی و بیشی ہو خواہ وہ حرف لفظ کے شروع میں آئے یا وسط میں یا آخر میں اسکو تجنیس زاید و ناقص کہتے ہیں جیسے بات، نبات وغیرہ اسی کو تجنیس مطرف بھی کہتے ہیں۔"

میری دانست میں مصنف صاحب نے ان تینوں ناموں کو مخلوط کر دیا ہے جو علحدہ علحدہ بیان ہونے چاہئیں، اس صنعت کے تحت جو مثالیں دی گئی ہیں وہ تجنیس زاید کے علاوہ تجنیس ناقص اور مطرف کیلئے بھی شامل کر لی گئی ہیں، لیکن اکثر علمائے بلاغت مثلاً رشید، وطواط، شمس قیس اور نجم الغنی وغیرہ نے ہر ایک کو جدا جدا صنعت بتایا ہے، اور تجنیس زاید میں ایک حرف زیادہ ہے تجنیس ناقص کے تحت اختلافات اعراب کی مثالیں دی ہیں جیسے بُرد، بَرد، گُزیدہ، گَزیدہ اور تجنیس مطرف کی مثالوں میں ایسے الفاظ لائے ہیں جنکا حرف آخر مختلف ہے۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶ پر دیکھو

مثالیں:۔
عربی:۔ نثر، رَطْبُ الرَّطْبِ ضَرْبٌ مِنَ الضَّرْبِ۔ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

" نظم، وَالْحُسْنُ يَظْهَرُ فِي شَيْئَيْنِ رَوْنَقُهُ
بَيْتٍ مِنَ الشِّعْرِ اَوْ بَيْتٍ مِنَ الشَّعَرِ

فارسی:۔ نثر، مہر نور فشان است و مُہر او بر عالم ثبت است۔
" نظم، صبحدم نالہ قُمری شنو از طرف چمن تا فراموش کنی محنت دور قَمری
اردو:۔ نظم، یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے کون رہا کون رہا ہوگیا

۵۔ تجنیس مُطَرَّف

متجانس الفاظ کے تمام حروف متفق ہوں لیکن حرف آخر مختلف ہو۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نثر، اَلْخَائِنُ خَائِفٌ۔
" نظم، تَمَتَّعْ بِيَوْمٍ مُسْعِدِ التُّجْحِ مُسْعِفِ
وَدَعْ قَوْلَ لَاحٍ مُعْنِتِ النُّصْحِ مُعْنِفِ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ جیسے شرار، شراب، آزاد، آزار، ال، مار۔

اگر ان صنعتوں کو جدا جدا نہ بیان کیا جائے تو پھر موخر الذکر دو تجنیسوں کا کیا نام ہوگا؟ اسلئے ان تینوں تجنیسوں زاید، ناقص اور مطرف کو علحدہ بیان کرنا بلاغت کا حق ادا کرنا ہے۔

فارسی :- نثر، دل کریم از آزار آزاد باشد۔

" نظم، از شرارِ تیغ بودے پارسا یا نرا شراب
وز طعانِ رُمح بودے خاکسارا نرا طعام

اردو :- نثر، آزاد لوگ آزار نہیں پہنچاتے۔

" نظم، زلفوں کے ہاتھ دولت حسن صنم لگی
دو سانپ خوب بیٹھ رہے مال مار کے

۶۔ تجنیس مُرَکَّب

دو لفظوں میں سے ایک لفظ مفرد اور دوسرا مرکب ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (الف) متشابہ یا مقرون (ب) مفروق۔

(الف) اگر دو لفظ تلفظ اور تحریر میں یکساں ہو تو اس کو متشابہ یا مقرون کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، كُنْتُ اَطْمَعُ فِي تَجْرِبَتِكَ وَمَطَايَا الْجَهْلِ تَجْرِيْ بِكَ۔

" نظم، اِذَا لَمْ يَكُنْ مَلِكٌ ذَاهِبَةٌ
فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهُ ذَاهِبَةٌ

فارسی :- نثر، تا زنده ام در راه مهر تو تا زنده ام۔

" نظم، فریاد ز شمع من که در آتش عشق   پروانه صفت سوزم و پروانه کند

رحمت حق بہا نمی جوید   رحمت حق بہانہ می جوید

اردو:۔ نثر، شمع کو پروانہ کی موت کی پرواہ کرنی چاہیئے۔

" نظم، نقشِ موتیوں کی لڑی پائے زیب   کہ بس دم قدم سے کھڑپائے زیب

(ب) اگر دو لفظ تلفظ میں یکساں لیکن تحریر میں مختلف ہوں تو مفروق کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلشَّرْطُ اَمْلَاكٌ عَلَيْكَ اَتَمْ لَكَ۔

" نظم، كُلُّكُمْ قَدْ اَخَذَ الْجَامَ وَلَا جَامَ لَنَا

مَا الَّذِىْ ضَرَّ مُدِيْرَ الْجَامِ لَوْجَا مَلَنَا

وَاِنْ اَقَرَّ عَلٰى رَقٍّ اَنَامِلَهٗ   اَقَرَّ بِالرِّقِّ كُتَّابُ الْاَنَامِ لَهٗ

فارسی:۔ نثر، احمد اسپ مرا بازآر، محمود بہ بازار رفتہ است۔

" نظم، ساقی گلرنگ مارا جرعۂ مے از خم آر

جان بلب آمد چہ داری بیش از نیم درخمار

اردو:۔ نثر، حسینوں پر جتنے عشاق مر مر گئے ان کے مرقد سنگ مرمر کے بنائے گئے

" نظم، جستجو کرنی ہر ایک کام میں نادانی ہے

جو کہ پیشانی میں لکھا ہے وہ پیش آنی ہے

۷۔ تجنیس مرفوع

جب دو ہمجنس لفظوں میں سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مستقل کلمہ کے جزو سے مرکب ہو کر تجنیس پیدا کرے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، اِنَّمَا نَحْنُ فِیْ زَمَانِ سَفِیْلِهٖ
نَصْفَعُ النَّائِبَاتُ مَنْ كَاسَ فِیْهِ

فارسی:- نظم، درسینہ بود ہر انچہ درسی نہ بود	درسی نبود ہر انچہ درسینہ بود

اردو:- نظم، غل تھا کہ اب مصالحت جسم و جاں نہیں
لو تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں
سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر	ایسے سینے نہیں دیکھے ہیں کسی نے سن بھر

۸- تجنیس مُکَرَّر، مُرَدَّد یا مُزْدَوِج

کلام میں متجانس الفاظ مکرر ایک جگہ یا علحدہ واقع ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ۔
" نظم، فَاِنَّ نَبَاتَهٗ لِلْقَلْبِ قَلْبٌ
وَهَیْبَتُهٗ جَنَاحٌ لِلْجَنَاحِ

فارسی:- نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ درجیب و دامان، گلزار زار بار بار۔

" نظم، افتاد مرا با دل مکار تو کار	وافگندہ دریں دلم دو گلنار تو نار
یار رخت اے دلبر عیار ربار	نیست مرا نیز بگل کار رکار

اردو:- نثر، بار بار میں نے تم سے کہا لیکن تم نے اس کا کوئی خیال نہ کیا۔

اردو:۔ نظم: تمک و جن و بشر اور خدائی ساری
رُخ انور پہ فدا ہوتی ہے باری باری
والدی حضرت سید اسداللہ حسینی نقشبندیؒ

۹۔ تجنیس خطی[1]

دو لفظوں کی تحریر میں یکسانیت ہو لیکن ان میں کا ایک حرف منقوط اور دوسرا غیر منقوط یا عاطلہ ہو۔

---

[1] تجنیس خطی اور لاحق میں نازک فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں ایک حرف عاطلہ یا غیر منقوطہ اور دوسرا منقوطہ ہوتا ہے لیکن آخر الذکر میں اسکی کوئی قید نہیں۔ آئینہ بلاغت کے مصنف نے صفحہ ۳۲ پر نوٹ میں تجنیس خطی کے متعلق لکھا ہے "اس میں تبدیلی حرف ایک سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے" لیکن تجنیس خطی کے تحت انھوں نے جو مثالیں دی ہیں انمیں صرف ایک حرف کی تبدیلی پائی جاتی ہے جیسے مسکین، مشکین، غرق، عرق، عسرت، عشرت؛
البتہ انھوں نے ایک مثال عنبر اور عبیر کی بھی دی ہے۔ کتب بلاغت میں تجنیس خطی کے عموماً ایک حرف کی تبدیلی کی مثالیں ملتی ہیں اس میں بھی نزاکت یہ ہے کہ ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور دوسرا عاطلہ (بے نقطہ) ہو، اس کے برعکس مذکورہ بالا مثال میں دونوں حروف مُبدلہ منقوطہ یا جو دو لفظوں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ صنعت تصحیف کے تحت آتا ہے جیسے بابو، یا بو دیکھو صفحہ ۶۰ ورنہ تجنیس خطی اور صنعت تصحیف میں کوئی فرق نہ ہوگا، اسلئے میری رائے میں تجنیس خطی میں صرف ایک حرف تبدیل ہوتا ہے اور دو لفظوں میں جو دو حروف بدلتے ہیں تو ان میں سے ایک منقوطہ ہوتا ہے اور دوسرا عاطلہ۔
اسی طرح صفحہ ۲۵ نوٹ ۲ میں تحریر کیا ہے "الفاظ متجانس۔ بقیہ حاشیہ صفحہ اوپر

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ۔

نظم، بِهٖ عَادَ أَعْلَامُ الْعُلُوْمِ عَوَالِیَا
وَأَصْبَحَ أَثْمَانُ الثَّنَاءِ غَوَالِیَا

فارسی:۔ نثر، تو مشکین خال و من چنین مسکین حال۔

نظم، جسمہا چشمہا ز دیدارش سمعہا شمعہا ز گفتارش

اردو:۔ نثر، محبوب کے زلف مشکین کا اس غریب الوطن عاشق مسکین پر جو اثر ہے اس کا دل جانتا ہے۔

نظم، تلافی ہو گئی عسرت کی عشرت اے زہے قسمت
مبدل ہو گئی آسانیوں سے میری دشواری

۱۰۔ تجنیس مضارع

دو لفظوں کے دو حروف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں۔

بقیہ حاشیہ ص۵۰۔ (تجنیس خطی) میں قافیہ رہنا بھی ضروری نہیں جیسے تَرْ اور بُرْ جو ہمقافیہ نہیں" اس رائے سے بھی مجھے اختلاف ہے کیونکہ جب قافیہ میں حرکات بدلجاتے ہیں تو وہ تجنیس ناقص یا محرف کے تحت آجاتا ہے جیسے زَہا اور زِہا، جہر جُہر، قُمری قَمری دیکھو ص۴۵ اور چونکہ تَرْ اور بُرْ منقوطہ حروف ہیں اسلئے وہ صنعت تصحیف کے تحت آتے ہیں انکو تجنیس خطی کے تحت بیان کرنا درست نہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر: بَینِی وَ بَینَ کَبِی لَیلٌ دَامِسٌ وَ طَرِیقٌ طَامِسٌ
اَلخَیرُ مَعقُودٌ بِنَوَاصِی الخَیلِ۔

نظم : یَا بَاطِلاً فِی طَیِّہٖ عِندَ النُّہیٰ
اَضحیٰ لِمَن یَبغِیہِ حَقًّا بَادِرًا

مولانا سید ابراہیم رضوی آدیبؔ

مندرجہ بالا شعر میں د ط متحد المخرج حروف اور ر ل قریب المخرج ہیں۔

فارسی :- نظم : جامیؔ از ترہات بستہ زبان سخن از طرہات می گوید
باطن تو حقیقت دل تست آنچہ جز باطن تو باطل تست

ت ط متحد المخرج اور ن ل قریب المخرج ہیں۔

اردو :- نظم : عقل میں ہے شمس تو علم میں کانِ گہر
فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہ بدر
اقرب سمجھ کے اپنے سر سے وہ جائے یونہی عقرب کے نیش پر جب رکھے حمل قدم

ع ح متحد المخرج اور ا ع قریب المخرج ہیں۔

۱۱۔ تجنیس لاحق[1]

جب دو لفظوں کے دو حروف بعید المخرج ہوں۔

---

[1] تجنیس لاحق اور مطرف میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں کوئی ایک حرف مختلف ہوتا ہے اور موخر الذکر میں صرف حرف آخر۔ بقیہ حاشیہ ص۵۳ پر۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ، وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ۔

" نظم: لِقُطْبِ الْمُلُوكِ تَذِلُّ الرِّقَابُ
وَنَحْوَ هَوَاهُ تَمِيلُ النُّفُوسُ
عَوَاطِفُهُ سَابِغَاتُ الظِّلَالِ
وَأَنْعُمُهُ سَائِغَاتُ الْكُؤُوسِ

ھ، ل، ھ، د اور ب، ء بعید المخرج ہیں۔

فارسی:- نثر: شب تاریک و راہ باریک۔

" نظم: کار تو عز و باد و یار تو حق بباد — عرش تو تاج باد و فرش تو کاہ باد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲۔ صاحب آئینۂ بلاغت نے صفحہ ۵۵ نوٹ میں لکھا ہے "تجنیس مضارع اور لاحق میں صرف پہلا حرف بدلتا ہے خواہ وہ قریب المخرج ہو یا بعید المخرج" مجھے اس رائے سے اختلاف ہے، حرف مُتبدّلہ لفظ کے کسی حصّہ میں آسکتا ہے جیسے شہید، شدید؛ سابغات، سائغات؛ باطن، باطل؛ انجان، انجام؛ ترم، شرم، اور صرف پہلا حرف بدلنے کو مشروط قرار دیا جائے تو وہ صنعت مبادلۃ الراسین کے تحت آجائیگا۔ جیسے طامس، دامس؛ دیکھو صـ

علماء فن بلاغت نے تجنیس مضارع و لاحق میں نزاکت پیدا کی ہے، اگر حروف متحد المخرج اور قریب المخرج ہوں تو وہ تجنیس مضارع ہوگی اور بعید المخرج ہوں تو تجنیس لاحق ہوگی، اس نازک اختلاف کا امتیاز وہی کرسکتے ہیں جو قاری ہیں اور مخارج حروف سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ت، ب اور ج، ف بعید المخرج ہیں۔

اردو:۔ نثر، انجان کیوں بنتے ہو انجام کا خیال بھی رکھو۔

" نظم، یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو گر کمر باندھے تنظر کی تار سے

ن، م اور ب، ت بعید المخرج ہیں۔

تحتانیہ یا تحت النقاط

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے منقوط حروف کے نقطے صرف نیچے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، یحییٰ یجیئُ وَبِیَدِہٖ بَسِیْجٌ۔

جامہ از صُوف سیاہ

" نظم،

فارسی:۔ نثر، بدیر وکعبہ بسیار گردیم اما ہمچو او محبوب کم دیدم۔

" نظم، بدیر وکعبہ سیرم بود بسیار پری روئے چو او کم بود بسیار

اردو:۔ نثر، دیر ہو یا کعبہ سب جگہ اسی کا جلوہ ہے۔

" نظم، بجلی کی طرح دور کبھی گاہ پاس ہے

عالم کو اسکے ڈر سے عجب اک ہراس ہے

تحلیل

لفظ مفرد کو تحلیل کرکے اس کے ہر جزو کا ایک مستقل کلمہ بنانا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلشَّرافَۃُ شَرٌّ وَّ آفَۃٌ۔

عربی:۔ نظم، غَیْدَاءُ اَغْوَیٰ وَاٰذَوَیٰ حُبُّهَا، وَکَذَا
اَلْغَیْدَاءُ غَنِیٌّ، وَدَاءٌ لُقِّبَا لَقَبَا

فارسی:۔ نظم، چیست حاصل سوئے شراب شدن اولش شرّ و آخر آب شدن
حکیم سنائی

اردو:۔ نظم، ہے شرافت کی اب تو یہ حالت صبح کو شر تو شام کو آفت

تخرجہ و تعمیہ دیکھو تاریخ ۳۷

تَرافُق یا تَوافُق

چار مصرعے ایسے ہوں کہ جس مصرع سے چاہیں ابتدا کریں لیکن مضمون میں کوئی خلل نہ آئے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نظم، بجانت نگارا کہ داری وفا نگارا وفا کن بدل بے جفا
کہ داری بدل دوست تر مر مرا وفا بے جفا مر مرا خوشترا

اردو:۔ نظم، مفتوں ہوں میں اس شرم و حیا کا دل سے
عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے
شیدا ہوں میں اس زلف دوتا کا دل سے
کشتہ ہوں میں اس طرز وفا کا دل سے

ترصیع

جب دو فقروں یا مصرعوں کے تمام الفاظ ہموزن اور ردی میں متفق ہوں جیسے کثیر، حقیر، غریق، صدیق، جس کلام میں یہ صنعت ہو اسکو مرصّع کہتے ہیں

مثالیں:-

عربی:- نثر اِنَّ الاَبْرَارَ لَفِی نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِی جَحِیْمٍ۔

" نظم وَاَفْعَالُهٗ لِلرَّاغِبِیْنَ جَمِیْلَةٌ

وَاَمْوَالُهٗ لِلطَّالِبِیْنَ قَلِیْلَةٌ

فارسی:- نثر، نغمۂ قانون عدالتش ملک نواز و شعلۂ کانون سیاستش ظلم گداز۔

" نظم اے منور بتو نجوم جلال — وے مقرر بتو رسوم کمال

اردو:- نثر، میرا محبوب معدن دلربائی ہے، میرا معشوق مخزن بے وفائی ہے

" نظم، گل و بلبل و بوستان عجیب — گل و قلقل و دوستان غریب

ترصیع مع التجنیس

کلام میں جبکہ ہموزن الفاظ میں رعایت تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، قَدْ وَطِئَتِ الدَّهْمَاءُ اَعْقَابَهُمْ وَخَشِیَتِ الْاَعْدَاءُ اَعْقَابَهُمْ
ایڑیاں — نتائج

عربی: نظم، وَاِقْتِحَامُ الْاَهْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ
ابن حاتم
وَاِقْتِسَامُ الْاَمْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ
حامی

فارسی:۔ نثر، یار برگشتہ وکار برگشتہ۔
" نظم، بیمارم وکارزار وتو درمانی بیم آرم وکارزار وتو درمانی
اردو:۔ نثر، بول میٹھا سنا جانہ بات جو حقیقت میں ہو نبات۔
" نظم، نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے ہات نہ وہ پہنچا نہ کل آئی ہیہات

تَزَلْزُلْ یا مُتَزَلْزَلْ

س صنعت میں دو لفظوں کے حروف کے حرکات بدلنے یا اضافت
دینے سے مدح، ذم ہو جاتی ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَللّٰهُ مُعَذِّبُ الْكُفَّار۔ ذال کو کسرہ پڑھیں تو عین اسلام
ہے اور فتحہ سے پڑہیں تو نعوذ باللہ کفر ہو گا۔

" نظم، رَسُوْلُ اللّٰهِ كَذَّبَهُ الْاَعَادِی
فَوَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبْ

ذال کو کسرہ سے پڑھیں تو عین مدح رسول اللہ صلعم ہے اور فتحہ سے
پڑہیں تو نعوذ باللہ کفر ہو گا۔
فارسی:۔ نثر، فلان درکارزار است، کار کے راء کے سکون سے مدح
اور کسرہ سے ذم بنجاتی ہے۔

فارسی :۔ نظم، سخن ہر سرے راکند تاج دار، سکون جیم سے مدح اور کسرۂ جیم سے ذم ہے۔

اردو :۔ نثر، تابدار، تا' بدار۔

" نظم، سر منصور کے لہو سے ہوئی یہ تحریر یعنی سر دار نہیں وہ جو سر دار نہیں

تسمیط یا مسمّط

اس صنعت میں عموماً بیت کے چار حصّے کئے جاتے ہیں، تین حصوں کے ایک ہی سجع یعنی ہموزن الفاظ لائے جاتے ہیں اور چوتھے حصّے میں قافیہ ہوتا ہے۔

مثالیں :۔

عربی :۔ نظم، اَمَا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ اَمَا اَنْذَرَكَ الشَّيْبُ
وَمَا فِي نُصْحِهٖ رَيْبٌ وَلَا سَمْعُكَ قَدْ صَمَّ
وَحَرْبٍ وَرَدْتُ وَثَغْرٍ سَدَدْتُ وَعِلْجٍ شَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحِبَالَا
وَمَالٍ حَوَيْتُ وَخَيْلٍ حَمَيْتُ وَضَيْفٍ قَرَيْتُ يَخَافُ الْوَكَالَا

فارسی :۔ نظم، عید ہمایوں فرنگر، سیمرغ زریں پرنگر
ابروئے زال زرنگر، بالائے کہسار آمدہ

اردو :۔ نظم، سرچشمۂ ہمت ہے وہ، سردفتر رحمت ہے وہ
سرمایۂ دولت ہے وہ، باعزت وجاہ وحشم
قسمت ہو یاری پر اگر، آجائے جو پیش نظر
بخشے یہانتک سیم وزر، سب بھولے گردوں کے ستم

تسمیط کی دوسری قسم بھی ہے جس میں شاعر کسی دوسرے شاعر کے مشہور کلام سے ایک مصرع یا شعر اپنے کلام کے آخر میں اضافہ کرتا ہے جس سے سامع کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی دوسرے کا کلام ہے اسکو صنعت تشطیر بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم، غَیْرِی عَلَی السُّلْوَانِ قَادِرْ　　اِنْ دَامَ هِجْرَانُ الْجَادِرْ
وَاَنَا الْوَفِیُّ بِعَهْدِهَا　　وَسِوَایَ فِی الْعُشَّاقِ غَادِرْ
لِی فِی الْغَرَامِ سَرِیْرَةٌ　　اَخْفَیْتُهَا وَسْطَ السَّرَائِرْ
وَمَحَبَّةٌ اَسْرَرْتُهَا　　"وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَائِرْ"

فارسی:۔نظم، باطل است انچہ مدعی گوید　　خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش　　"ور نبشت است پند بر دیوار"

اردو:۔نظم، امیر اچھی غزل ہے داغ کی جس کا یہ مصرع ہے
"بھویں تنتی ہیں، خنجر ہاتھ میں ہے، تن کے بیٹھے ہیں"

تشدید، التزام، لزوم مالایلزم، دیکھو اعنات ص۲۳

تَشْرِیْع، ذُوالْقَافِیَتَیْن یا ذُوالْقَوَافِیْ

ایسی بیت جس میں دو یا زیادہ قافیے متصل لائے جائیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم، یَا لَیْلَةً اَظْلَمَتْ عَلَیْنَا　　لَیْلَاءُ قَارِبَةُ الدُّجُنَّةْ

قَدْ رَكَضَتْ فِي الدُّجَى عَلَيْنَا   دُهْمًا كَدَارِيَةِ الْأَعِنَّةِ

فارسی:۔ نظم؛ عقل و قربان کشیدنی باشد   عشق ایمان چشیدنی باشد

اردو:۔ نظم؛ نہ ہوگا گر یہاں تو داد میری   کرونگا حشر میں فریاد تیری

جب دو قافیوں کے درمیان کوئی لفظ بطور ردیف لایا جائے تو اس کو ذُو الْقَافِيَتَيْنِ مَعَ الْحَاجِبْ کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم؛ نَهَارِي كُلُّهُ قَلَقٌ   وَلَيْلِي كُلُّهُ أَرَقٌ

فارسی:۔ نظم؛ اے شاہ زمیں بر آسمان داری تخت
سست است عدو تا تو کمان داری سخت

اردو:۔ نظم؛ کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا، کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

تصحیف یا مُصَحَّف[1]

کلام میں ایسے الفاظ لانا کہ ان کے نقطوں کے تغیر سے دوسرے الفاظ بنجائیں اور ثنا و آفرین ہجو و نفرین سے بدل جائے۔

تصحیف کی دو قسمیں ہیں:۔ (الف) مُضْطَرِب (ب) مُنْتَظِم

(الف) تصحیف مضطرب میں حروف آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اسلئے غور و فکر اور کوشش سے ان کلمات کے جوڑ بند معلوم کرنا پڑتا ہے۔

---

[1] تصحیف و تنزلزل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں نقطوں کے نقطے بدلتے اور موخر الذکر میں حرکات بدلتے یا اضافت دیتے ہیں۔

مثالیں:-
عربی:- نثر، فِی تَنُّورِ هَیْثَم جَمْدٌ۔ خَمْدٌ، حَمْدٌ۔
〃 نظم، فَیَا صَقَّاحَ مُذْ مُوْمَاتِنَا اِصْفَحْ
نضّاح — اِفْتَحْ
بِمُصْحَفِكَ الْكَرِیْمِ مُصَحَّفَاتِی
بِمُفْضِحِكَ اللَّئِیْمِ مُفَضَّحَاتِی
امیر خسرو

فارسی:- نثر، ما درمیان دولت میز بیم عاقل، غافل۔
〃 نظم، من کُوزِ ترا بیارم آخواجہ پنیر تو نیز زبہر من بُزی بر سرگیر
اردو:- نثر، بابو، بابو ۔ وہ بلند اخلاق نہیں بلکہ بڑا پلید ہے۔
(ب) تصحیف منتظم میں کسی کلمہ کو تصعیف سے پڑھ سکتے ہیں، اس کے اخراج میں کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔
مثالیں:-
عربی:- نثر، اَنْتَ الْحَبِیْبُ الْمُحَبُّ، اَلْمُحِبُّ۔
〃 نظم، یَا حَامِلَ الْقُرْاٰنِ اَنْتَ الصَّابِرُ
اَنْتَ الْمُحَبَّبُ وَالْغَنِیُّ الْفَاخِرُ
اَلْمُحَبِّبُ

فارسی:- نثر، ما درمیان دولت تو می زییم (دُولَتِ تو)
〃 نظم، مرا بوسہ گفتہ بہ تصحیف دہ کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ
اردو:- نثر، دنیاوی کاموں میں جناب کے جیسا عاقل کون ہوگا۔ غافل

تصدیر دیکھو رد العجز علی الصدر صفحہ ۴۲

تصریع

کسی بیت کے مصرع اول کے پہلے رکن (صدر) کا حرف آخر دوسرے مصرع کے رکن آخر (عجز) کے آخری حرف سے متفق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، أَنَا ابْنُ السِّنَانِ أَنَا ابْنُ السَّخَاءْ
أَنَا ابْنُ الضِّرَابِ أَنَا ابْنُ الطِّعَان
طَوِيْلُ الْجِنَانِ طَوِيْلُ الْعِنَان
طَوِيْلُ الْقَنَاةِ طَوِيْلُ اللِّسَان

فارسی:- نظم، سبز دریائی بر آشوبد و برخیزد موج
کز بیم غرقش خلق بوند اند روا

اردو:- نظم، ہیہات وہ ساعت بھی عجب بد تھی کہ جس وقت
لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت

تضمین المزدوج[1]

شعر میں سوائے قافیہ کے اور کہیں بھی ہمقافیہ الفاظ لانا۔

---

[1] تشریع اور تضمین میں فرق یہ ہے کہ تشریع میں دو یا زیادہ قافیے متصل لائے جاتے ہیں اور تضمین میں سوائے قافیہ کے اور قافیے شعر میں کہیں بھی لا سکتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ۔

〃 نظم، فَقَدْنَاهُ لَمَّا تَمَّ وَاعْتَمَّ بِالْعُلیٰ
كَذَاكَ خُسُوْفُ الْبَدْرِ عِنْدَ تَمَامِهٖ

فارسی:- نثر، فلان بخدمت گاری دولت معروفست وطاعت داری حضرت موصوف۔

〃 نظم، نور علمش کشندۂ کوثر　　نار تیغش کشندۂ کافر
نور، نار، علم، تیغ، مزدوج

اردو:- نثر، جب تک پاس ہے تب تک آس ہے۔

〃 نظم، واں پھانس چبھی ہے اسکے غم کی　　یاں سانس نہیں ہے ایک دم کی
پھانس، سانس، مزدوج

تعدید یا سیاقۃ الاعداد[1]

نثر یا نظم میں کئی اعداد یا اسماء مفردہ کا ایک ہی طریقہ سے ذکر کرنا۔

---

[1] سیاقۃ الاعداد کے لغظی معنے اعداد کے جمع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے بلاغت کی فارسی اور اردو کتابوں میں ایسے اشعار امثلہ میں دئے گئے ہیں جن میں اعداد وافراد کا ذکر ہے، لیکن عربی کتب بلاغت میں اس صنعت کی مثالوں میں اعداد کے عوض افراد کو جمع کیا گیا ہے اور اسکی مثالیں دی ہیں، اشعار میں صفات کے جمع ہونے سے احتمال ہوتا ہے کہ وہ صنعت تنسیق الصفات میں داخل ہوجائیں گے لیکن تنسیق الصفات میں "چند صفات کا ایک ہی موصوف۔ بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴ پر

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَضَعْنَا فِی یَدِہٖ زِمَامَ الْحَلِّ وَالْعِقْدِ وَالْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ وَالْاَمْرِ وَالنَّہْیِ۔

" نظم، لَا یَسْتَطِیْعُ الْوَرٰی تَعْدِادَ فَضْلِہِمْ
فِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْاَفْضَالِ وَالْہِمَمِ
متنبی

فارسی:- نثر، تعرض وتاب وعربدہ وعتاب یوسف چہرہ گان ماہ رو، وزہرہ جبینان ہلال ابرو را زیباست۔

" نظم، اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم
سعدی

کز پنج حواس وچہار ارکان وسہ روح   ایزد بہ دو کون چون تو یک کس نسرشت

اردو:- نثر، پانچ دس ہوتے تو ان کا مقابلہ دو آدمی کر بھی لیتے، صدہا آدمیوں کا مقابلہ ممکن نہ تھا۔

بقیہ حاشیہ ص۶۳۔ کے لئے جمع کرنا" داخل ہے اسلئے اس صنعت میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اگر اس کو "صنعت جمع" سے مشابہ سمجھ کر اس میں شامل کیا جائے تو "صنعت جمع" میں چند چیزیں ایک حکم کے تحت جمع کی جاتی ہیں اس لئے اس میں شامل نہیں ہوسکتی لہٰذا سیاقۃ الاعداد میں "افراد" کا جمع کرنا کسی اور صنعت کے تحت نہیں آتا بلکہ اسی صنعت میں اس کو داخل سمجھنا چاہیئے۔

اردو: نظم، احمدِ مرسل پہ ہیں صدہا فدا لاکھوں نثار
تھی زلیخا ایک ہی یوسف پہ للچائی ہوئی
والدی حضرت سید اسداللہ نقشبندیؒ

کچھ تری بات کو ثبات نہیں — ایک ہاں ہے تو پانچ سات نہیں
چکنی ڈلی، عطر، الائچی، پان — نُقل و مئے و جام و خوانِ الوان
رغبت سے انھیں کھلا پلا کے — بولا شہزادہ مسکرا کے
میر حسن

تعریس دیکھو منقوطہ ص۶۵
تعمیہ و تخرجہ دیکھو تاریخ ص۳۷

تفسیر یا تبیین

کلام میں چند چیزوں کا پہلے ذکر کیا جائے پھر ہر ایک کی تفسیر بیان کیجائے۔ یہ صنعت لف و نشر کے قریب قریب ہے۔

تفسیر کی دو قسمیں ہیں (الف) جلی (ب) خفی

(الف) تفسیر جلی میں لفظ مبہم مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، یُعْطِی وَ یَمْنَعُ الْمَالَ زَائِرَہٗ
وَ یَمْنَعُ الْجَارَ مِنْ ذُلٍّ وَ اِرْھَاقٍ
مالی البیت

فارسی:- نظم یا بہ بند د یا کشاید یا ستاند یا دہد
تا جہاں برپائے باشد شاہ را این یادگار

انج بستاند ولایت انج بہ قواستہ　　وانج بند پائے دشمن انج کشا بیضا

اردو: نظم کیا غضب لیتی ہیں یہ ظالم　　لیتا ہے دل تو دیتا ہے غم ہجر

(ب) تفسیر خفی میں لفظ مبہم کر نہیں لایا جاتا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم وَلَہٗ بِلَا حُزْنٍ وَلَا بِمَسَرَّۃٍ
ضِحِکٌ یُرَاوِحُ بَیْنَہٗ وَبُکَاءٗ

فارسی:۔ نظم ہمہ فام کین و پرخاش مرد　　دل جنگ جوئی و بسیج نبرد
ہمی توختند وہمی تاختند　　ہمی سوختند وہمی ساختند
فردوسی

اردو:۔ نظم اِک جلائے اک اڑائے اک ڈبائے اک گرائے
لیں لپٹ کے جان آتش باد وآب درد ہے خاک
غمگین

تفویف

کلام میں یکے بعد دیگر قریب الوزن جملے مختصر یا طویل لائے جائیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر اُحْلُ وَامْرُرْ وَضُرَّ وَانْفَعْ وَلِنْ وَاخْشَنْ
وَانْتَدِبْ لِلْمَعَالِیْ۔

نظم فَہَاجَتْ مَشُوْقًا وَاسْتَفَزَّتْ مُتَیَّمًا
وَاَبْکَتْ غَرِیْبًا وَاسْتَخَفَّتْ اَخَا حِلْمٍ

فارسی:۔

〃 نظم، قضا گفت گیر، وقدر گفت دِہ   ملک گفت اَحسَنت، فلک گفت زِہ

اردو:۔ نثر،

〃 نظم، مدح میں تیری نہاں، زمزمۂ نعتِ نبیؐ
جام سے تیرے عیاں، بادۂ جوشِ اسرار

تکرار یا تکریر

کسی لفظ کا ایک ساتھ مکرر استعمال کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلحَقُّ فَالحَقَّ اَقُوْلُ۔

〃 نظم، اَہْلُ الدُّنیٰ کُلٌّ فِیہَا   نَقْلاً نَقْلاً دَفْنًا دَفْنًا

فارسی:۔ نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ در زیر لب پنہان۔

〃 نظم، زہی مخالفت ملک تو خطا ئی خطا   زہی موافقت صد تو صواب صواب

رشید وطواط

اردو:۔ نثر، تیری فرقت میں روتے روتے جگر بیٹھ گیا۔

〃 نظم، ہنستے ہنستے ہاتھ اس نے اپنے منہ پر رکھ لیا
آسمان سے آج بجلی گرتے گرتے رہ گئی

کیفی حیدرآبادی

تَلْمِیْع، مُلَمَّع، ذُوْلِسَانَیْن یا ذُوْلُغَتَیْن

نظم میں ایک مصرع یا ایک بیت ایک زبان میں اور دوسرا مصرع یا بیت دوسری زبان میں ہو۔ یہ صنعت (الف) مُلَمَّع مَکْشُوف ہوگی یا (ب) مُلَمَّع مَحْجُوب۔

الف مُلَمَّع مَکْشُوف: اگر ایک شعر میں دو زبانیں جمع ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم یَا مَنْ بَدَا جَمَالُكَ فِیْ کُلِّ مَا بَدَا
بادا ہزار جان مقدس ترا فدا

جامی

اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْهَا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

حافظ

فارسی:- نظم حضوری گرہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ
مَتٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَهْمِلْهَا

اردو:- نظم دل اپنا عشق کی دریا میں ڈالا تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ تَعَالٰے
شاہ ایراں ہی لکھتا ہے تری عرضی میا بُوکہ من ہم زعنایات تو حظّے ببرم

(ب) مُلَمَّع مَحْجُوب: اگر ایک شعر یا نظم میں کئی زبانوں کے الفاظ جمع کیے جائیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، کَبَابٍ کَانَ مِصْرَاعَانِ فِیْہِ
یکے خالص ز زر دیگر ز نقرہ

فارسی:- نثر، عشقی دراو عفافِ مجلس دورۂ چہارم می گوید:-
" نظم، دیگرنہ کند معوزشد حُفتِ مدرس — درسالونِ مجلس
Saloon

اردو:- نظم، مُروّت دشمنا غفلت پناہا — ادھر بھی دیکھئے ٹک مڑکے آہا
گئی اوقاتِ بطالاں میں افسوس — خداوندا کرامت دستگاہا

تَلْوِیْنْ، مُلَوَّنْ یا مُتَلَوِّنْ

"وہ شعر جو ایک سے زیادہ بحروں میں پڑھا جا سکے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، اِنَّمَا الدُّنْیَا فِدَاءُ دَارِہٖ
وَبَنُوالدُّنْیَا فِدَاءُ اُسْرَتِہٖ

اگر لفظ الدنیا کو الف مقصور سے پڑھیں تو بحر مدید ہو گی مصرع ثانی جیسے فعلاتن فعلاتن فاعلن۔ اگر الف ممدود سے پڑھیں تو بحر رمل ہو گی جیسے فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

فارسی:- نظم، اے خط خوشبوئے تو مشک خطا — عارض مہ روئے تو مہر سما
یہ شعر بحر رجز مفتعلن مفتعلن فاعلن یا بحر رمل فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دونوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

اردو:- نظم، دردِ دل اپنا شرر افشاں ہوا — ابر اٹھا صاعقہ افشاں ہوا

بحر رجز یا رمل دونوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

تثلیث

ادائے مطلب کے لئے ایک لفظ کے مقابلہ میں دوسرے لفظ کے انتخاب میں نزاکت، لطافت و نکتہ کو ملحوظ رکھنا۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی وَاَنَّهٗ اَمَاتَ وَاَحْیٰی۔

〃 نظم، یُذَکِّرُنِیْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا
وَاَذْکُرُهٗ بِکُلِّ غُرُوْبِ شَمْسٍ
خنساء

فارسی:- نظم، تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوث تو و لیلائے قدم را

سلمیٰ و لیلیٰ دو معشوقانِ عرب کے نام ہیں کہتے ہیں کہ سلمیٰ گوری اور لیلیٰ سیاہ فام تھی اس لئے شاعر نے سلمیٰ کو حدوث (نور) سے اور لیلیٰ کو قدم و عدم (ظلمت) سے تشبیہ دی ہے۔

توافق دیکھو ترافق صفحہ ۵۳

توسیم[1]

کلام میں کسی مصرع کا قافیہ اس طرح لانا کہ اس میں ممدوح کا نام یا مقصود

[1] توسیم و اتفاق میں فرق یہ ہے کہ توسیم میں ممدوح کا نام قافیہ میں آتا ہے اور اتفاق میں کلام کے کسی مقام پر بھی آسکتا ہے۔

کا ذکر آجائے۔

مثالیں:۔

عربی: نظم:۔ اَلَا اِنَّ مَا کَانَتْ وَفَاتُ مُحَمَّدٍ
دَلِیلاً عَلٰی اَنْ لَیْسَ لِلّٰہِ غَالِبُ

محمد سے مراد وفات ممدوح متنبّی سید محمد ہے۔

فارسی: نظم،ؔ اے چو دریا سخی و شیر شجاع — چون قضا حاکم و چو چرغ مطاع
کہ نکردم وداع معذورم — نیست بر مّیاں طواف وداع

اردو:۔ نظم، جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجکو سب مبارک
ہیں اور میرے سر پر میر ابسنت خان ہو

توشیح یا مُوَشَّح

ایسے چند اشعار کا مجموعہ جن کے مصرعوں کے ابتدائی یا آخری حروف کو بعینہٖ یا تصحیف سے ملانے سے کسی شخص یا چیز کا نام بنے یا کوئی دوسری چیز ہو جائے

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، یَا صَاحِبِی قَدْ مَرَّ اَیَّامُ الْاَمَانَۃِ وَالْحَیَاءِ
ظَلَّ الْقَضَاءُ دَمِی فَظَلَّ دَمِی لِسَانَ ذَوِی الْقَضَا
یَا صَاحِبِی کُنْ وَافِیاً بِالْعَھْدِ وَأْمُرْ بِالْوَفَا

اس تصحیف سے "مردمی کن" نکلتا ہے۔

فارسی: نظم، معشوقہ دلم بہ تیر اندوہ بخست — حیران شدم و کسم نمیگیرد دست

مسکین تن من زپئے محنت شاپست   دست غم دوست پشت من خرد شکست

اردو:۔ نظم، شمہ جو بیاں کیجئے انصاف کا اس کے
جو خوبی ہے دنیا میں لگے اسکے نہ پاسنگ
الطاف و کرم کا جو شمار اسکے کروں میں
عاری رہیں امواج کو سنگریہ لب گنگ
اس سے نام "شجاع" بنتا ہے۔

جَامِعُ اللِّسَانَین یا ذو اسنہ دیکھو ذو روبتاین صـ۳ـ
جناس دیکھو تجنیس صـ۴ـ

حَذْف یا قَطْعُ الحَرْف

کلام میں ایک حرف یا زیادہ کے گرا دینے کا التزام کرنا۔

مثالیں، حذف الف:۔

عربی:۔ نثر، وَاطْرَحْ رُمْحَكَ وَارْكَبْ فَرَسَكَ

نظم، كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

حذف الف کا التزام کیا ہے۔

فارسی:۔ نظم، زلفین پر شکستہ و قد صنوبری   زیبد و زلف جعدش و خط عنبری

اردو:۔ نظم، کی میں نے جو غم سے سینہ کوبی   نوبت یہ شیخ کی بجی ہے

خیفاء یا حصر الکل فی الجزء

کلام یا نظم میں ایسے الفاظ جمع کرنا کہ ایک لفظ منقوطہ اور دوسرا غیر منقوطہ

یا عاطلہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَنْکَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰہُ جَیْشَ سُعُوْدِكَ۔

حریری

" نظم، اِسْمَعْ فَثَبْتَ السَّمَاحِ زَیْنُ — وَلَا تُخِبْ اِملًا تَضَیَّفْ

حریری

فارسی:۔ نثر، جیش مُلک بے عدّ و بخشش مَلِکْ بے حد۔

" نظم، بہ شب مدبہ بیت آمدہ زیب دہ — جبیں دلارام پیش امام

اردو:۔ نثر، شفیق والابخت، معلیٰ تخت سلمہ۔

" نظم، شب کو جشن سرورِ تخت رہا — کار فیض مدارِ بخت رہا

ذُوالقافِیَتَین یا ذوالقوافی دیکھو تشریع ص۵۹

ذوالقوافی، ذوالقافیتین دیکھو تشریع

ذولِسانَین ذولغتین دیکھو تلمیع ص۶۵

ذولُغَتَین ذولسانیں دیکھو تلمیع

ذُورُوِیَتَین، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ

ایسا فقرہ یا مصرع جو بجنسہٖ یا تبدیل نقاط کے ساتھ دو زبانوں میں پڑھا جاسکے

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، مَا رَمَیْنَا یعنی ہم نے تیر نہیں پھینکا۔

فارسی:۔ نثر، یار آ، جائے تو بہتر۔

" نظم، بہار زندگی برباد کردی — قیامت اے دل ناشاد کردی

اردو:۔ نثر، مار مینا یعنی مار مینا کو۔ یار آجائے تو بہتر۔

اردو:- نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت اے دل ناشاد کردی

رَدُّ الْعَجُزِ عَلَی الصَّدْرِ یا تَصْدِیْر

علمائے فن بلاغت کی پسندیدہ صنعتوں میں سے ایک صنعت رَدُّ الْعَجُزِ عَلَی الصَّدْرِ ہے، اس کی تفصیلات سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ عَجُز، صَدْر وغیرہ کسے کہتے ہیں۔

عروضیوں کی اصطلاح میں مصرع اول کے جزو اول کو صَدْر اور جزو آخر کو عَرُوض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو آخر کو عَجُز یا ضَرب اور ہر دو مصرعوں کے درمیانی اجزاء کو حَشو کہتے ہیں۔

اس صنعت میں شاعر کسی بیت کے ایک لفظ کو عَجُز میں استعمال کرتا ہے اور اسی لفظ کو صدر[1]، عَروض، ابتدا یا حشو میں مکرر لاتا ہے۔

ان میں سے ہر ایک چار حالتوں پر مشتمل ہوتی ہے، ۱۔ تکرار ۲۔ تجنیس ۳۔ اشتقاق ۴۔ شبہ اشتقاق یا متجانس۔

(۱) (الف) ردالعجز علی الصدر مع التکرار، جو لفظ عَجُز میں ہے وہی صدر میں لایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَمَنَّتْ سُلَیْمٰی اَنْ اَمُوْتَ صَبَابَۃً
وَاَھْوَنُ شَیْءٍ عِنْدَ نَا مَا تَمَنَّتِ

---

[1] یہاں لفظ صَدْر عام ہے اور عَجُز کے ماقبل کے ہر جزو کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

فارسی: نظم، عصا یہ گرفتن نہ معجز بود ہمی اژدھا کرد باید عصا

اردو: نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں مظہرِ ذاتِ خدا ہے آدمی

(ب) رد العجز علی الصّدر مع التجنیس[1]، عجز اور صدر کے الفاظ میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، يَسَارٌ مِنْ سَجِيَّتِهَا الْمَنَايَا (تونگری)
وَيُمْنٰى مِنْ عَطِيَّتِهَا الْيَسَارُ (بایاں ہاتھ)

فارسی: نظم، ہوائی ترا زان گزیدہ بعالم کہ پاکیزہ ترا ز مہر شناسد ہوائی

اردو: نظم، مانگ اپنی سنوارتا ہے آج جس نے دل کل لیا تھا ہم سے مانگ

(ج) رد العجز علی الصدر مع الاشتقاق، عجز اور صدر میں دو ایسے الفاظ لائے جائیں جو ایک ہی کلمہ سے مشتق ہوں

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَهَتْ عَزَمَاتُكَ لَمَّا كَبُرْتَ
وَمَا كَانَ مِنْ شَأْنِهَا اَنْ تَهِيْ

فارسی: نظم، بیازردی مرا بے ہیچ حجّت زمن ہرگز ترا نا بودہ آزار

---

[1] یہ صنعت درحقیقت تجنیس تام ہے، چونکہ ان میں سے ایک لفظ عجز میں اور ایک صدر میں آیا ہے اسلئے اس کا شمار رد العجز علی الصدر میں ہوا ہے۔

اردو:۔ نظم، ترین صدق ہے ملنا تمہارا غیروں سے
رقیب رکھتے ہیں گھر سے تمہارے گھر مقرون

(۵) ردالعجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق، عجز و صدر میں جو دو لفظ لائے جائیں وہ دراصل ایک ہی کلمہ سے مشتق نہ ہوں بلکہ مشابہ ہوں اور معنی میں مختلف۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَمَا يُوسُفُ اِلَّا وَيَأْسَفُ بَعْدَهُ
عَلٰی بُعْدِهٖ يَعْقُوْبُ وَهُوَ اَبُوْهُ

فارسی:۔ نظم، نالم از عشق آن صنم شب و روز
وینک از نالہ گشتہ ام چون نال

اردو:۔ نظم، چُنی تو نے افشان جو اے مہ جبین ہے
ستاروں میں کیا کیا چناں اور چنیں ہے

(۲) (الف) ردالعجز علی العروض مع التکرار، عجز کا لفظ عروض میں مکرر لایا جائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَمَنْ كَانَ بِالْبِيْضِ الْكَوَاعِبِ مُغْرَمًا
فَمَا زِلْتُ بِالْبِيْضِ الْقَوَاضِبِ مُغْرَمًا

فارسی:۔ نظم، چون بدیدم رخ تو ہمچون عین
گشتہ جاری ز دیدہ ام صد عین

اردو:۔ نظم، خزاں کا خوف کہاں ہے عجب بہار میں روح
بسی ہے جا کے کسی گلبدن کے ہار میں روح

(ب) رد العجز علی العروض مع التجنیس، عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَمَشْغُوْفٌ بِاٰیَاتِ الْمَثَانِیْ
سورۂ فاتحہ
وَمَفْتُوْنٌ بِرَنَّاتِ الْمَثَانِیْ
تارہائے مزامیر

فارسی:۔ نظم، در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین
من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین

اردو:۔ نظم، صدقے کئے بازو جو علمدار نے شہ پر
یاقوت کے بخشے اسے غفار نے شہپر
انیس

(ج) رد العجز علی العروض مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَفِعْلُکَ اِنْ سُئِلْتَ لَنَا مُطِیْعٌ
وَقَوْلُکَ اِنْ سَأَلْتَ لَنَا مُطَاعٌ

فارسی:۔ نظم، تا گنج غمت در دل ویرانہ مقیم است
پیوستہ مرا کنج خرابات مقام است

اردو: نظم، دہن یار میں سستی کی اُداہٹ دیکھی
یہ چمن ملک عدم میں گل سوسن دیکھا

(د) رد العجز علی العروض مع شبہ الاشتقاق، عجز اور عروض کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَمُضْطَلِعٌ بِتَلْخِيصِ الْمَعَانِي
عنی یعنی
وَمُطَّلِعٌ اِلٰی تَلْخِيصِ عَانِي
عنا یعنو

فارسی:- نظم، کنون کہ برکف گل جام بادۂ صاف است
بصد ہزار زبان بلبلش درا وصاف است

اردو:- نظم، تبی گہوارہ لوگوں نے اتارا   فلک سے جسطرح ٹوٹے ہے تارا

(۳) (الف) رد العجز علی الابتدا مع التکرار، جو لفظ عجز میں ہو وہی ابتدا (یعنی مصرع دوم کے جزو اول) میں لایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، عَلَى الْحَيِّ سِرْنَا عَنْهُمْ وَاَقَامُوْا
سَلَامٌ وَهَلْ يُدْنِي الْبَعِيْدَ سَلَامُ

فارسی:- نظم، فلک بہجر خوی سفلہ ترا   فرد کرد از من بذاتش فرد

اردو:- نظم، کر رہا ہے ایک کا فر مجکو قتل
الغیاث لے اہل ایماں الغیاث

(ب) رد العجز علی الابتدا مع التجنیس، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اَمَّلْتُهُمْ ثُمَّ تَأَمَّلْتُهُمْ
فَلَاحَ لِی اَنْ لَیْسَ فِیْهِمْ فَلَاحُ

فارسی:۔ نظم، چکنم ماندہ ام زدرد تو پست   دست رس گر شود بگیرم دست

اردو:۔ نظم، یک بیک گھبرا کے وہ اٹھا پکار   مار تیرے ہاتھ میں ہے اسکو مار

(ج) رد العجز علی الابتدا مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَلٰکِنَّنِیْ فِیْ ذَا الزَّمَانِ وَاَهْلِهٖ
غَرِیْبٌ وَاَفْعَالِیْ لَدَیْهِ غَرَائِبُ

فارسی:۔ نظم، ہر کہ منصف بود دہد انصاف   وصفِ تو نیست قدرتِ وصّاف

اردو:۔ نظم، جس طرح ہنسا دینے کو بے دینوں کے
نقل کرتا ہو مسلمان کی کا فر نقّال

(د) ردالعجز علی الابتدا مع شبہ الاشتقاق، عجز اور ابتدا کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں:۔

عربی: نظم: تَغْمِدُ الْحَرْبُ حِيْنَ تَغْمِدُ بَأْسًا
وَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ حِيْنَ تَسُلُّ
مِنَ التَّسْلِيْلِ مِنَ السَّلِّ

فارسی:- نظم: دشمن ارکشتہ شد بنا کامی نام تو باد درجہاں نامی
نموے

اردو: نظم: عید آتی ہے تو ہوگا غم ہجراں رخصت
شہر رمضاں سے تو ہوتی ہے اسی کی شہرت[1]

(۴) (الف) ردالعجز علی الحشو مع التکرار: جو لفظ عجز میں ہو، وہی حشو میں آئے، خواہ حشو مصرع اول کا ہو یا مصرع دوم کا، ہم نے اختصار کیلئے مصرع اول کے حشو کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے، اس سے مصرع ثانی کے حشو کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: لَقَدْ حَازَ اَقْسَامَ الْفَضَائِلِ كُلَّهَا
فَاَمْسٰى وَحِيْدًا فِيْ فُنُوْنِ الْفَضَائِلِ

فارسی:- نظم: ہمہ عشق او انجمن کرد من ہمہ نیکوئی کرد او انجمن

اردو:- نظم: آصف کو سلیماں کی وزارت سے شرف ہے
ہے فخر سلیماں جو کرے تیری وزارت

---

[1] شہر و شہرت میں بظاہر شبہ اشتقاق معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اشتقاق ہے، شَهَرَ السَّيْفَ کے معنی تلوار کھینچنا ہے اور چاند کو بھی شہر کہتے ہیں۔

(ب) ردالعجز علی الحشو مع التجنیس: جولفظ حشو میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم وَاِذَا البَلَابِلُ اَفْصَحَتْ بِلُغَاتِهَا
جمع بلبل
فَانْفِ البَلَابِلَ بِاحْتِسَاءِ بَلَابِلِ
ثعالبی جمع لبلبال قلب جمع بلبلہ، چھاگل

فارسی:- نظم، کرمیا بدہ داد من از فلک چو مردان ترا ہر چہ بایست داد
رشید وطواط

اردو:- نظم، وصف میں چوٹی کے اک شعر نہ چوٹی کا کہا
جانؔ صاحب نے بکی کیا ہے یہ چوٹی چوٹی

(ج) ردالعجز علی الحشو مع الاشتقاق: جولفظ حشو میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، لَعَمْرِی لَقَدْ کَانَ الثُّرَیَّا مَکَانَهٗ
ثروی
ثَرَاهُ فَاَضْحَی الْاٰنَ مَثْوَاهُ فِی الثَّرَی

فارسی:- نظم، کار لطف تو نیست جز اسعاف با تو اضعاف میکنی الطاف

اردو:- نظم، تم نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں
ہم نے تمھاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا
ظفر

(ن) ردالعجز علی الحشو مع شبہ الاشتقاق، جو لفظ عجز میں ہو اس کا شبہ اشتقاق حشو میں بھی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم

فارسی: نظم، سپہر بر شدہ پرویز نیست خون افشاں
کہ قطرہ اش سر کسریٰ و تاج پرویز است

اردو: نظم، مجھے ڈر ہے نہ پہنچے پنجیوں کے بوجھ سے صدمہ
کہ نازک ہے نہایت ہی ترا اے نازنیں پہنچا

رقطاء

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کا ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور دوسرا عاطل (بے نقطہ) ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، سَیِّدُنَا ذُوْ خُلُقٍ وَخَلْقٍ وَظَرْفٍ وَنُطْقٍ۔
" نظم، سَیِّدٌ قَلْبٌ سَبُوْقٌ مُبِرٌّ
فَطِنٌ مُغْرِبٌ عَزُوْفٌ عَیُوْفٌ
غریب چیز عزب کرنے والا متنفر کراہت کنندہ

فارسی:۔ نثر، یا فاضل زمن دیا ناظم فطن دیا قابل فصیح۔
" نظم، زہے رخ کز وشد چمن آبگیر زہے لب کز وشد یمن آبگیر

اردو:۔ نثر، حضرت میرے ابھی سنا ہے کہ تم فوج کے مقابل چلے۔
〃 نظم، بس بس یہ برق وشں ہے دیا جاں ستاں دبا
عنعنت ہے حق کی آب سے کیا شان کبریا

سجع دیکھو اسجاع ص۲۵

سباقۃ الاعداد دیکھو تعدید ص۹۳

عاطلہ، غیر منقوطہ یا مُہمَلہ

ایسی نثر یا نظم جس میں کوئی حرف نقطہ دار نہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
〃 نظم، عَلَاءُ الْمُلْكِ اَعْلَاكَ الْاِلٰهُ
وَاَعْطَاكَ الْمُرَادَ وَمَا سِوَاهُ

فارسی:۔ نثر، مَحَدِّ حُدودِ وِدَاد، مُرَصَّدِ رُصُودِ سَداد، مَوردِ مَرا حِمْ، مَصْدَرِ مَکارِمْ، سَلَّمَهُ اللّٰهُ۔
〃 نظم، دل ما را الم داده دل آرام حمام روح ما را کرد دام
اردو:۔ نثر، اس کو اللہ اور رسول کا سہارا ملا۔
〃 نظم، اور کس کا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا
آسرا اللہ کا آلِ رسول اللہ کا

عکس وطرد دیکھو تبدیل ص۳۹

غیر منقوطہ دیکھو عاطلہ ص۸۳

فوقانیہ یا فوق النقاط

نثر یا نظم میں ایسے الفاظ لانا جن کے سب منقوط حروف کے نقطے اوپر ہوں
مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَخطأتُ اِذْ سأَلتُکَ اِذا کُنتَ مَعرُوفًا

" نظم، رَحِمَ اللّٰہُ صَانِعًا فَطِنًا

عُنصُرًا اِذا یُحِلُّہُ وُضِعًا (فیہ محذوف)

فارسی:۔ نثر، گاؤ خران شکل انسان دارند۔

" نظم، مظہر صدق و صفا قدر شناس مردم

معدن عدل و سخا مظہر الطاف و عطا

اردو:۔ نثر، مخدوم من سلامت نوازش نامہ نافذ ہوا۔

" نظم، وہ خوں فشاں وہ شعلۂ آتش وہ دم وہ خم

وہ قہر حق وہ آفت تازہ وہ تازہ دم

قطع الحرف دیکھو حذف ص۶۲

قلب یا مقلوبات

کلام میں ایسے الفاظ لانا جو نوع، عدد اور ہیئت میں متفق لیکن ترتیب میں مختلف ہوں، اسکی پانچ قسمیں ہیں:۔

۱۔ مقلوب بعض ۲۔ مقلوب کل ۳۔ مقلوب مستوی
۴۔ مقلوب مُجنّح یا مُستَطف ۵۔ مقلوب مکرر یا مُزدوِج

(۱) مقلوب بعض، کسی لفظ کے بعض حروف کی ترتیب الٹی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

〃 نظم، فَعِنْدِیْ حِصْبُ رُوَّادِ وَعِنْدِیْ رِیُّ وُرَّادِ

فارسی:۔ نثر، دلی قریب است، رقیب دور بادا۔

〃 نظم، ازان جادوانہ دو چشم سیاہ دلم جاودانہ عدیل عناست

اردو:۔ نثر، وفا سے محروم ہیں، اللہ کے پاس مرحوم ہیں۔

〃 نظم، انساں کیلئے الم ہوا مال جس نے پایا رہا وہ پامال

(۲) مقلوب کُل، کسی لفظ کے سب حروف ترتیب وار اُلٹے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَفُّہٗ بَحْرٌ وَجَنَابُہٗ رَحْبٌ

〃 نظم، حُسَامُكَ مِنْہُ لِلْاَحْبَابِ فَتْحٌ
وَرُمْحُكَ مِنْہُ لِلْاَعْدَاءِ حَتْفٌ

فارسی:۔ نثر، ریش دراز است و شیر بزرگ است

〃 نظم، دلا تا کے درین کاخ مجازی کنی مانند طفلان خاک بازی

جامی!

اردو:۔ نثر، روح کے مانند لطیف اور حور کی طرح حسین ہے۔

〃 نظم، خوبرویوں کو ضرر پہنچا سکے کیا انقلاب
حور ہو جائے جو لکھے کوئی اُلٹا نام روح

(۳) مقلوب مستوی، جملہ، مصرع یا شعر کو الٹ کر پڑھنے سے

پھر وہی بنجائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کُلٌّ فِی فَلَکٍ ۔ رَبَّکَ فَکَبِّرْ۔

〃 نظم، أرَاهُنَّ نَادَمْنَهُ لَیْلَ کَهُوٍ

وَهَلْ لَیْلَهُنَّ مُدَّانِ نُمَارَا

فارسی:۔ نثر، مرادے دارم، برآید یارب۔

〃 نظم، شکر بترازوے وزارت برکش

شوہرہ بلبل بلب ہرہوش

اردو:۔ نثر، شاباش، درد۔

〃 نظم، غم شدت بھی سہے درد یہ ساکت دشمن

اشک ہرگاہ رُکا خاک رہا گرہ کش

(۴) مقلوب مُجَنَّح یا مُعَطَّف، مقلوب الفاظ شعر کے دونوں بازووں یعنی ابتدائے مصرع اول اور آخر مصرع دوم میں ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، لَاحَ أنْوَارُ الْهُدَی مِنْ کَفِّهِ فِی کُلِّ حَال

فارسی:۔ نظم، رام شد دل بآن بتِ طرّار

لبش افسونگراست وزلفش مار

کبھی ہر مصرع کی ابتدا اور آخر میں ایسا التزام کیا جاتا ہے۔

زان دو جادو نرگس مخمور با کشتی و ناز

زار و گریان دغریوانم ہمہ باسوز و راز

اردو:- نظم، تارِ ردنے کا یہ بندھا تھا رات
تاب اتنی نہ تھی کر کرتا بات

(۵) مقلوب مُکَرَّر، مُزدَوِجہ یا مُردَّد، جب الفاظ مقلوب مصرع میں قریب قریب یا ایک ساتھ واقع ہوں (یہ صنعت بہت کمیاب ہے)۔

مثالیں:-

عربی:- نظم،

فارسی:- نظم، مرا کنف کفن است از دیار ازین منزل
مرا مقر سقر است الامان ازین منشا

اردو:- نظم، صدمۂ فرقت سے تھی اس حور کی بنیاد روح
آنسوؤں کا آنکھ سے اک دم نہ ٹوٹا تار رات

لزوم مالا یلزم دیکھو اعنات صـ۳۳

لُغز، چیستان یا پہیلی۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَمَا شَیْئٌ اِذَا فَسَدَا — تَحَوَّلُ غَیُّہُ رَشَدَا
وَاِنْ ھُوَ رَاقَ اَوْصَافًا — اَثَارَ الْبِشْرَ حَیْثُ بَدَا
زَکِیُّ الْعِرْقِ وَالِدُہٗ — وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا وَلَدَا

فارسی:- نظم، چہ پیکر است نہ تیر سپہر یافتہ تیر
بشکل نیر و بدو ملک ما است گشتہ چو نیر

کجا اگر بید در کالبد بخشد جان　　　کجا بنالد بر آسمان بناز تیر

اردو:- پہیلی 'آد'

نصف تو اسم ذات کی صورت　　　دن کی صورت نہ رات کی صورت
کام آئے وہ ورد میں جو لکھے　　　تو ہو قلم و دوات کی صورت

پہیلی 'آرسی'　فارسی بولی آئی نا　　　ترکی ڈھونڈی پائی نا
ہندی کہوں آرسی آئے　　　خسرو کہے کوئی نہ اپائے

امیر خسرو

مُبَادَلَۃُ الرَّأسَیْن

اس صنعت میں دو لفظوں کے ابتدائی حروف مختلف ہوتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر' یَوْمُ خَمْرُہٗ جَمْدَ وَجَمْرُہٗ خَمْدَ۔

" نظم' یَا جَانِی مِنْ نَجْلِ دَارِی　　　دُمْ فِی سَقَرٍ دَخِیْلَ نَارِی

امیر خسرو

فارسی:- نثر' سلام با طامت و لام با سلامت میرساند۔

" نظم' دل کند سخت جامۂ زمت　　　خورش خوش بر دز سر شرمت

اردو:- نثر' سیل مائل و میل سائل۔

" نظم' اگر حق نے بخشی ہے عقل نجیب　　　تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب

متنزل دیکھو تنزل ۵۷

متصل الحروف دیکھو موصّل ۹۵

متلون دیکھو تلوین ۹۹

محاذ

اس صنعت میں مصرع اول کا آخری لفظ مصرع دوم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے اور مصرع دوم کا آخری لفظ مصرع سوم کا ابتدائی لفظ اور مصرع سوم کا آخری لفظ مصرع چہارم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے۔

مثالیں:۔

فارسی :۔نظم، بگزارتا مئے خورم و مست شوم
مست چون شوم بعشق پابست شوم
پابست شوم تجلّی از دست شوم
از دست شوم نیست شوم ہست شوم

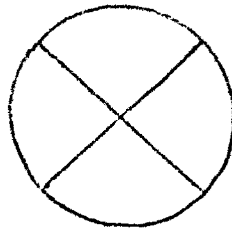
اردو :۔نظم، گردن ہے تری شیشہ آنکھ ہے پیمانہ پیمانہ کی طرح چال ہے مستانہ
مستانہ ہر اک روش ادائیں سرشار سرشار نگہ ساقی میخانہ
جلال

مُدَوَّر

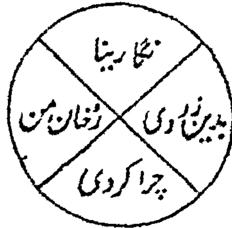
ایسا مصرع یا شعر جو ایک دائرہ میں چاروں ارکان جدا کرکے لکھا جائے اور اس کو جس رکن سے چاہیں پڑھیں تو ایک مصرع یا شعر سے کئی مصرعے یا شعر بنے۔

مثالیں:۔

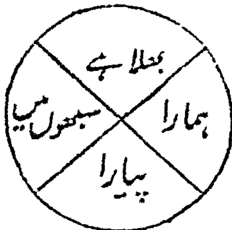
عربی :- نظم



فارسی :- نظم



اردو :- نظم



مُرَبَّع [1]

چار مصرعے ایسے ہوں جن کو طول اور عرض میں پڑھا جا سکے اور کسی طرح کا تفاوت نہو۔

---

[1] ترانق اور مربع میں فرق یہ ہے کہ ترانق میں کسی ایک مصرع سے شروع کریں تو مطلب پورا ہوتا ہے اور مربع میں طول عرض میں پڑھیں تو مصرع ویسا ہی برقرار رہتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم، فُوَادِی سَبَاہُ غَزَالٌ رَبِیْبٌ

سَبَاہُ بِقَدٍّ کَغُصْنٍ رَطِیْبٌ

غَزَالٌ کَغُصْنٍ قَبَاہُ عَجِیْبٌ

رَبِیْبٌ رَطِیْبٌ عَجِیْبٌ حَبِیْبٌ

فارسی:۔نظم، بجانت نگارا کہ داری وفا۔

نگارا وفاکن بدل بے جفا،

کہ داری بدل دوستتر ہرمرا

وفا بے جفا ہرمرا خوشترا

اردو:۔نظم کروں کیا خفا ہے الہٰی وہ دلبر

خفا ہے وہ مجھ سے عبث کیوں سمن بر

الہٰی عبث کیوں خفا ہے غضب ہے

وہ دلبر سمن بر غضب ہے خفا ہے

مُرَدَّف

ردیف سے ایسا کلمہ مراد ہے جو حرف رَوِی کے بعد آئے ایسے شعر کو مُرَدَّف کہتے ہیں، کلام عرب میں اس قسم کی ردیف کا رواج نہیں کیونکہ ان کے پاس حروف روی سے پہلے کوئی حرف علت ہونا ضروری ہے جیسا کہ عمرو بن کلثوم کے اس شعر میں:۔

اَلَاهُبِّی بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِیْنَا وَلَا تُبْقِی خُمُوْرَ الْاَنْدَرِیْنَ

اس شعر میں (ی) حرف رِدف کے ، قبل فتحہ یا کسرہ ضروری ہے اسی طرح واو کے ماقبل ضمہ اور الف کے ماقبل فتحہ ہو تو اس کو رِدف کہتے ہیں لیکن متاخرین نے اس صنعت کو استعمال کیا ہے اور اکثر اشعار عجم مُردّف ہیں ' شاعر کی مذاقت طبع و قدرت کلام ردیف بندی سے ظاہر ہوتی ہے۔

کلمہ ردیف کو بعض اہل صنعت بدیع "حاجب" کہتے ہیں اور شعر مُردّف کو "محجوب"۔

مثالیں:۔

عربی: نظم' اَلْفَضْلُ حَصَّلَہٗ عَلَاءُ الدَّوْلَۃْ

وَالْمَجْدُ اَثَّلَہٗ عَلَاءُ الدَّوْلَۃْ

فارسی: نظم' نظام حال زمانہ قوام کار جہان　　تمام گشت باقبال شہریار جہان

ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت　　ست است عدو تا تو کمان داری سخت

حملہ سبک آری دگراں داری لخت　　پیری تو بدانش و جوان داری بخت

لفظ' داری' ان ادبیات میں' حاجب' اور تخت و سخت وغیرہ قافیہ اور یہ دو بیت' محجوب' ہیں۔

اردو: نظم' کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا　　کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

ردیف' ہو کے' حاجب کہلاتی ہے' 'بہا' 'رہا' قافیہ اور بیت محجوب ہے۔

مستزاد

مصرع یا بیت کے بعد آخری دو رکن کا زیادہ کرنا۔

مثالیں:۔

عربی: نظم: یَا خَاطِبَ الدُّنیَا الدَّنِیَّۃِ اِنَّھَا شَرَکُ الرَّدیٰ
وَقَرَارَۃُ الْاَکْدَارِ
دَارٌ مَتیٰ اَضْحَکَتْ فِیْ یَوْمِھَا اَبْکَتْ غَدًا
بُعْدًا لَھَا مِنْ دَارِی
حریری

فارسی: نظم: صد تیغ مرا می زند آن یار بسر — از روی جفا
اک روز نہ افگند برین خستہ نظر — از راہ وفا

ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیّار برآمد — دل بردہ نہان شد
ہر دم بہ لباس دگر آن یار برآمد — گہ پیر و جوان شد

اردو: نظم: ایک دن وہ تھا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم — تیرے ہمراز تھے ہم
اب یہ نقشہ ہے کہ صورت کی بھی پہچان نہیں — آشنا تھا کہ نہ تھا
باندھ خاموش کمر جلدی سے کر عزم سفر — موج دریا سے نہ ڈر
ناخدا کشتی کا کچھ تیرے نگہبان نہیں — تیرا حافظ ہے خدا

مسجع دیکھو اسجاع صہ ۲۵
مسمط دیکھو تسمیط صہ ۵۵
مصحف دیکھو تصحیف صہ ۶۰

مُعَمّا

نظم میں کسی شخص یا چیز کا نام پیچیدہ طریقہ سے اشارہ یا کنایہ کے طور پر لاتا۔

مثالیں:-

عربی: نظم: خُذِ الْقُرْبَ ثُمَّ اقْلِبْ جَمِیْعَ حُرُوْفِهٖ
فَذَاكَ اسْمُ مَنْ اَقْصٰی مُنَی الْقَلْبِ قُرْبُهٗ

فارسی: نظم: تیری و کمانی و یکی نقش نشانہ — بنگار چہ پیوند بسو فاریکی تیر
تمام بت من بازشناسی بتمامی — آن بت کہ بخوبیش قرینیست نگیر

یہ قطعہ ابو العلاءِ شوستری نے حضرت علیؑ کے متعلق لکھا ہے۔

اردو: نظم: بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا — ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

مصرع دوم کے الفاظ کو الٹنے سے "ہتاب رائے بنتا ہے۔

مُقَطَّع یا مُنْفَصِلُ الحُرُوف

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے تمام حروف جدا جدا لکھے جائیں۔

مثالیں:-

عربی: نظم: وَاُدْرِكُ اِنْ زُرْتَ دَارَ وُدُوْدِ
دُرًّا وَ دُرًّا وَ رِدًّا وَ وِدًّا

فارسی: نظم: زار و زردم زد رد آن دل دار
درد دل دار زار دارد و زار

اردو: نظم: دو دو لئے درون آزاری — روک دو درد اور دہ آزار

مقلوبات دیکھو قلب ۹۳
ملمع دیکھو تلمیع ۳۰
ملون یا متلون دیکھو تلوین ۶۹
منفصل الحروف دیکھو مُقَطَّع ۹۴

منقوطہ یا تعریس

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جن کے تمام حروف نقطہ دار ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، غَنِیٌّ غَنِیٌّ یُغْنِیْ تَبِیْتُ بِتَبَیِّنِیْ

" نظم، فَتَنَتْنِیْ فَجَنَّبَتْنِیْ تَجَنِّیْ بِتَجَنٍّ یَفْتَنُّ غِبَّ تَجَنٍّ

حریری

فارسی:- نظم، بہ پیشین جبینش بہ بین نیش تجبیب

گریبان پارہ کردن

بہ زیب تنش نیز بین نقش تنبیب

ہلاک کردن

اردو:- نثر، شفیقی شیخ فیض بخشی چشتی ذی فن۔

" نظم، تیزیٔ تپ تیغ نے بخشی نبی خِفَّت

بیچین شقی، بخت بغی، جُبْن یہ نیت

مُوَشَّح دیکھو توشیح ص

مُوَصَّل یا مُتصل الحروف

کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن کے حروف ملا کر لکھے گئے ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، فَتَنَتْنِیْ فَجَنَّبَتْنِیْ تَجَنِّیْ بِتَجَنٍّ یَفْتَنُّ غِبَّ تَجَنٍّ

نام ناچ

حریری

فارسی: نظم، بعش تو تنم موشد بیا جانا نظر فرما
نشانہ جستجو می کن کہ تا یابی تو شخص ما

اردو: نظم، مقتل میں سب سے کہتی تھی یہ تیغ بے بہا
یہ جنگ کی ہے ہیں نے فلک نے ہے کی تمنا

موقوف الآخر

ایسے اشعار جن کا ہر قافیہ دوسرے مصرع کا محتاج ہو اور اس سے ملتا جائے

مثالیں:-

عربی:- نظم

فارسی: نظم، در حسن ترا کسے نہ ماند، اِلّا، خورشید کہ صبح برون آید، تا،
خدمت کند و پائے تو بوسد، امّا، بینی تو بسوئے او چو پا بوسد، تا

اردو: نظم، اجی صاحب سنو کہ تم نے کل کیا کہا تھا اور آج کس لئے مُل
گئے، اپنے کلام سے صاحب ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب

مُہملہ، دیکھو عاطلہ ص۳۰

نثر النظم

کسی نظم کو نثر کرکے پڑھنا۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، لَمْ یَزَلْ سُوْءُ ظَنٍّ یَعْتَادُهٗ وَ یُصَدِّقُ تَوَھُّمَهُ الَّذِیْ یَقْتَادُهٗ۔

عربی:۔ نظم، اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُہٗ
وَصَدَّقَ مَا یَعْتَادُہٗ مِنْ تَوَھُّمٖ

فارسی:۔ نثر، الا اے برادر زشوق وصال تو ہر زمان ہست، جانم فگار گر جا کنی در دو چشم فقیر حاصل شود خاطرم را نشاط۔

" نظم، الا اے برادر زشوق وصال، تو ہر زمان ہست جانم فگا
رُ جا گر کنی در دو چشم فقی رُ حاصل شود خاطرم را نشا (ط)

اردو:۔ نثر، میرے مہربان منشی جانکی پرشاد صاحب کو بندگی ہے، اپنی مثنوی فریاد عشق اور نسخۂ انشاء دلپذیر و ترکیب بند جناب گوہر شاکر عنایت ہوں تو بہتر ہے۔

" نظم، مہربان میرے منشی جانکی پر شاد صاحب، کو بندگی ہے فر
یاد عشق، اپنی مثنوی اور نس خۂ انشاء دلپذیر و تر
کیب، بند جناب گوہر شا کر، عنایت اگر ہوں ہے بہتر

نِدا

اس صنعت میں شاعر ممدوح کو اولاً چند الفاظ سے ندا کرتا ہے، بعد ازاں اُن الفاظ کے ساتھ چند صفات کو شامل کرکے انکی توضیح کرتا اور ممدوح کو باخبر کرتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، یَا مَنْ یَرٰی مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ
اَنْتَ الْمُعِدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ

فارسی:۔ نظم، کوہ و بحر و آفتاب و آسمان خوانم ترا
کوہ و بحر و آفتاب و آسمانی بیگمان
تو بگاہ حلم کوہی و بگاہ علم بحر
گاہ رفعت آفتابی گاہ قدرت آسمان

مسعود سعد سلمان

اردو:۔ نظم، فیض سے تیرے ہے اے شمع شبستان بہار
دل پروانہ چراغاں دل بلبل گل زار
مدح میں تیری نہاں زمزمہ نعت نبی
غار سے تیرے عیاں بادۂ جوشش اسرار

نَظْمُ النَّثْر

کسی نثر کو نظم کرکے پڑھنا اس میں قافیہ اور وزن کا التزام بھی ضروری ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کقولہ تعالےٰ، اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ

" نظم، یَقُوْلُ اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ
اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ

فارسی:۔ نثر[1]،

---

[1] نثر کے لئے دیکھو نثر النظم کی مثالیں۔

فارسی: نظم، الا اے برادر زشوق وصالِ — تو ہر زمان ہست جانم فگا
ز اگر جان کنی در دو چشم فتی — ز حاصل شود خاطرم را نشار (ط)

اردو: نثر[1]

" نظم، اجی صاحب سنو کہ تم نے کل — کیا کہا تھا اور کس لئے، ٹل
گئے، اپنے کلام سے صاحب — ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب

واسع الشفتین یا افتراق الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کے تلفظ کے وقت لب آپس میں نہ ملیں یعنی وہ سب حروف جو ب، م، اور و کے سوا ہیں جنکا مخرج شفتین ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، یَا حَیَّ حَیِّ یَحْیٰ، حَیَّ حَیَاہُ اَحْیٰی
حَیِّ حَیَا حَیَاءِ، حَیَّا حَیَاہُ یَحْیٰی

فارسی:- نظم، سیر کوئیت ای دل آرا نزد اہل این جہاں
نیک تر صد جا ز سیر و گشت گلزار جناں

اردو: نظم، جی سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھ — ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے

واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کی ادائی کے وقت لب آپس میں مل جائیں، یہ حروف ب، م، و ہیں۔

---

[1] نثر کے لئے دیکھو نثر النظم کی مثالیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: وَصَادِمِ اللّٰہْوِ وَوَصْلِ الدُّمٰی

وَاَعْمِلِ الْکُوْمَ وَسُمْرَ الرِّمَاحِ

فارسی:- نظم: بت من دمبدم فریب مدہ بلب من لب پیالہ بندہ

اردو:- نظم: میرا ممدوح امیر ابن امیر ابن امیر

میں کمر بستہ کمین خادم مدحت پیما

صنایع معنوی

ابداع

اس صنعت میں معنیٰ بدیع اور الفاظ پسندیدہ کا اہتمام ہوتا ہے بعض ادبا کا خیال ہے کہ ابداع کوئی مستقل صنعت نہیں، کیونکہ جس نثر و نظم میں یہ اہتمام و خوبیاں نہیں وہ عامیانہ اور خواص کے وقار سے گرا ہوا ہوگا۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَقِیْلَ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَكِ وَیَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

نظم: فِرَاقٌ وَمَنْ فَارَقْتُ غَیْرُ مُذَمَّمٍ

وَاَمٌّ وَمَنْ یَمَّمْتُ غَیْرُ مُیَمَّمِ

متنبّی

فارسی:۔ نظم، ہمی بکشتی تا ادمی نہ ماند شجاع
ہمی بدادی تا ادمی نہ ماند فقیر
رودکی

اردو:۔ نظم، کمر ہوی یاں تک تو شہرۂ آفاق
کہ سر کے بال ترے دیکھنے کمر کو چلے

اِتّساع

ایسا کلام جس میں کسی لفظ کے متعدد معنی پیدا ہوتے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، قُلْ فِی عَلِّی اَمِیْرَ النَّحْلِ غُرَرَتُهُمْ
مَاشِئْتَ وَفْقَ اتِّسَاعِ الْقَوْلِ وَاحْتَكِم

غُرہ بمعنی بزرگِ قوم، نجیب تر، شریف تر اور معنی اول کے لحاظ سے پسندیدہ وغرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

فارسی:۔ نظم، بازِ سر بازِ تو با سیمرغ بازی میکند
گر تو اے شیر گران سر باز داری در شکار

لفظ سر باز کے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے، اور "سر باز داری در شکار" کے چند معنی پیدا ہوتے ہیں۔

اردو:۔ نظم، آیا دہلی سے جب خر شکی آتے ہی اصطبل میں داغ ہوا
داغ بمعنی دھبہ، رنج اور تخلص شاعر۔

احتجاج بدلیل دیکھو مذہب کلامی صفحہ ۱۵۱

اِخبار

کسی چیز کی عظمت یا حقارت کی خبر دینا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: اَنَا اَبُو النَّجمِ وشِعری شِعری
لِلّٰہِ دَرِّی مَا اَجَنَّ صَدرِی

فارسی:۔ نظم: تا گوہر آدم نسبم باز نہ ایستد
ز آبائے خود از شرم اصحاب کرم را
عرفی

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود
چون بیاید ہنوز خر باشد
سعدی

اردو:۔ نظم: ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

کعبہ گیا، مدینہ گیا، کربلا گیا
جیسا گیا تھا ویسا ہی چل پھر کے آگیا
میر

اِدماج

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن سے بحیثیت مجموعی دو معنی نکلتے ہوں لیکن کسی خاص معنی کی صراحت نہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی: نظم: اُقَلِّبُ فِیہِ اَجفَانِی کَاَنِّی
اُعُدُّ بِہَا عَلَی الدَّہرِ الذُّنُوبَا
متنبی

مصرع اول میں اجفانی سے پلک اور آنکھ مراد ہے۔

فارسی: نظم، خواہم از دل برکشم پیکان تو   لیک از دل برنمی آید مرا
جامی

اردو:- نظم، کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد
غالب

اِرسَالُ الْمَثَل یا اِیرادُالمثل

شعر میں کوئی ضرب المثل لانا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَهُونُ عَلَیْنَا فِی الْمَعَالِی نُفُوسُنَا
وَمَنْ نَکَحَ الْحَسْنَاءَ لَمْ یُغْلِهَا الْمَهْرُ

فارسی:- نظم، ز تار خستۂ گیسوئے دلبران ترسد
"چنانکہ مار گزیدہ ز ریسمان ترسد"

اردو:- نظم، تیر عمداً بھی کوئی مرتا ہے   "جان ہے تو جہان ہے پیارے"
دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
"ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا"
غالب

اِرسَالُ المَثَلَین یا ایرادالمثلین

ایک شعر میں دو ضرب المثل لانا۔

مثالیں:
عربی:۔ نظم: اَلَا کُلُّ شَیْئٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلُ
وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَۃَ زَائِلُ
لبید

فارسی:۔ نظم: لؤلؤ چہ قدر دارد اندر میان بحر
گوہر چہ قیمت آرد اندر ضمیر کان

اردو:۔ نظم: کس طرح شعر میں مضمون تمنا آئے
کیسے مٹھی میں ہوا، کوزہ میں دریا آئے

ارصاد یا تسہیم

شعر میں ایسا لفظ لانا جس سے معلوم ہو جائے کہ قافیہ کیا آنیوالا ہے، اور ردیف کا پہلے سے معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

مثالیں:
عربی:۔ نظم: فَاِذَا حَارَبُوْا اَذَلُّوْا عَزِیْزًا
وَاِذَا سَالَمُوْا اَعَزُّوْا ذَلِیْلًا
بحتری

فارسی:۔ نظم: غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

اردو:۔ نظم: کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
غالب

اِسْتِتْبَاع یا مَدْحُ المُوَجَّہ

ممدوح کی اس طرح تعریف کرنا کہ ایک تعریف سے ضمناً دوسری تعریف ثابت ہو

مثالیں :-

عربی :- نظم، عُمْرُ العَدُوِّ اِذَا لَاقَاہُ فِی رَھَجٍ
غبار
اَقَلُّ مِنْ عُمْرِ مَا یَحْوِی اِذَا وَھَبَا
متنبّی

فارسی :- نظم، آن کند تیغ تو بجان عدو   کہ کند جود تو بکان گہر

اردو :- نظم، تو ہے کہ تو نے دوشِ نبی پر قدم رکھا
بت توڑ توڑ شرک کی صورت دئے مٹا
انیس

اِسْتِثْنَاء

کلام میں مقصد کی تاکید کے لئے استثناء داخل کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، یَقُوْلُوْنَ اِنَّ السِّحْرَ فِی اَرْضِ بَابِلٍ
وَمَا السِّحْرُ اِلَّا مَا اَرَتْکَ مَحَاجِرُہٗ
گوشہ چشم

فارسی :- نظم، کس از فتنہ در فارس دیگر نشان
نہ بیند بجز قامت مہوشان

اردو: نظم: ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

استخدام

کلام میں ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں، ایک معنی لفظ کے استعمال کے وقت مقصود ہوں اور دوسرے معنی ضمیر کے پھیرنے کے وقت مراد لئے جائیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اِذَا نَزَلَ السَّمَاءُ بِاَرْضِ قَوْمٍ
ابر، بارش
رَعَيْنَاهُ وَاِنْ كَانُوْا غِضَابًا
نباتِ نتیجہ — جمع غضوب

فارسی:- نظم: تا بہ بزم خویش مارا دادہ است آن سرو بار
حضوری
از نہال قامتش از اشدیم امیدوار
پھل

اردو:- نظم: نہ اس گلی سے اڑائی صبا غبار مرا
کہ اسکا خاطر دلدار میں کبھی گھر تھا
غبار سے مراد کدورت اور دوسرے معنی خاک۔

استدراک یا تدارک

شاعر پہلے مصرع کو ایسے الفاظ سے آغاز کرتا ہے جو بظاہر ہجو یہ

معلوم ہوتے ہیں لیکن دوسرے مصرع کو مدح کی طرف پلٹ دیتا ہے یہ صنعت المدح بما یشبہ الذم جیسی ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَلَا عَیْبَ فِیْهِمْ غَیْرَ اَنَّ سُیُوفَهُمْ
بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ
تلوار کی کھڑکھڑاہٹ لشکر نابغہ ذبیانی

فارسی:- نظم، اگر میر نخواہم کہ بماند بجہاں میر خواہم کہ بماند بجہان دراثرا
عنصری

اردو:- نظم، مدح لکھنا ہی تری مجکو نہیں ہے منظور
کیونکہ اندازۂ تحریر سے وہ باہر ہے

استطراد

شاعر کسی ممدوح یا چیز کی تعریف کے بعد آخر میں ایسا شعر لاتا ہے جس میں دوسرے مقصود کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، لَنَا نُفُوسٌ لِنَیْلِ الْمَجْدِ عَاشِقَةٌ
فَاِنْ تَسَلَّتْ اَسَلْنَاهَا عَلَی الْاَسَلِ
لَا یَنْزِلُ الْمَجْدُ اِلَّا فِیْ مَنَازِلِنَا
کَالنَّوْمِ لَیْسَ لَهٗ مَأْوَی سِوَی الْمُقَلِ

عبد المطلب نے ان اشعار میں مجد سے نوم کی طرف استطراد کیا ہے۔

وَإِنَّا لَقَوْمٌ لَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً
إِذَا مَا رَأَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُولُ

شاعر نے فخر سے ہجو کی طرف استطراد کیا ہے۔

فارسی:۔ نظم "تا چند ز صحبت مجازی — تا کے سخنان نا نمازی"

آخر میں کہتا ہے:۔

خود قول بود بدین دروغی — خود عشق بود درین دو رازی
اکنون بارے شکر فروش است — یعنی لب لعل الپ غازی

اردو:۔ نظم اے شہنشاہ آسماں اورنگ — اے جہاں دار آفتاب آثار
تھا میں اک بے نوائے گوشہ نشیں — تھا میں اک درد مند سینہ فگار
تم نے مجکو جو آبرو بخشی — ہوئی میری وہ گرمیٔ بازار
کہ ہوا مجھ سا ذرۂ ناچیز — روشناس ثوابت و سیار
آپ کا بندہ اور پھروں ننگا — آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھار
میری تنخواہ کیجے ماہ بماہ — تا نہ ہو مجکو زندگی دشوار

غالب

اِضراب

شاعر کلام میں ایک ادعا کر کے اس سے روگردانی کرتا ہے تاکہ اس میں مبالغہ سے کام لے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم وَجْهُكَ الْبَدْرُ لَا بَلِ الشَّمْسُ لَوْ
لَمْ تُقْضَ لِلشَّمْسِ كَسْفَةٌ أَوْ أُفُولُ

هُوَالبَدْرُ اِلَّا اَنَّهُ البَحْرُ ذَاخِرًا
سِوَی اَنَّهُ الضِّرْغَامُ لٰکِنَّهُ الوَبِلُ

فارسی:- نظم، عارضش باغے دہانش غنچۂ بل بہشتے درمیانش کوثرے

اردو:- نظم، یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لایق تعزیر بھی تھا
غالب

اِطراد

کلام میں ممدوح کی تعریف اس طرح کرنا کہ اس کے آبا و اجداد کا ذکر بھی آجائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، قَتَلْنَا بِعَبْدِ اللّٰہِ خَیْرَلِدَاتِہٖ
ہم جوڑ
زِیَادَ ابْنِ اَسْمَاءِ بْنِ زَیْدِ بْنِ قَارِبِ

فارسی:- نظم، بہ علمش از ہمہ افضل بہ صبرش از ہمہ غالب
علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب

اردو:- نظم، حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک
ہر ایک معصوم ہے دادا معین الدین چشتی کا

اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو، دیکھو حشو ص۱۴۱

اغراق دیکھو مبالغۃ ص۱۵۱

افتنان یا ذو الوجہین

کلام دو قسم کے معانی پر مشتمل ہو، مثلاً غزل و حماسہ، فخر و مباہات، تہنیت و تعزیت اور نصیحت و فخر وغیرہ۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، اِنْ تُغْدِ فِی دُوْنِی الْقِنَاعَ فَاِنَّنِی
غزل و حماسہ طَبٌّ بِاَخْذِ الْفَارِسِ الْمُسْتَلْئِمِ
عنترہ

فارسی:- گر فتم زسیم و زرت چیز نیست
نصیحت و فخر
چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

اردو:- نظم: ہم ان سے دبکے ملیں گے کبھی نہ اے آصف
وہ شاد حسن سہی شہریار ہم بھی ہیں
نواب محبوب علیخاں آصف سادس

اقتباس، تعلیق دیکھو تضمین صـ۱۲۷

التفات[1]

مربوط جملوں یا اشعار میں کسی شخص کے لئے مختلف ضمیریں حاضر، غائب اور متکلم استعمال کرنا۔

مثالیں:- ذیل میں ضمیر حاضر سے غائب کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

---

[1] اس صنعت کی تعریف المعجم فی معاییر اشعار العجم صـ۲۸۱ میں دوسری کتابوں سے بالکل مختلف ہے۔

عربی:۔ نثر، حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِھِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ

" نظم

فارسی:۔ نظم، بدیدہ سوئے تو آیم اے حور برویت گرفتند نور علی نور

بماہ عارضش ان سیب سیمیں حبابے خواستہ از عین کافور

ضمیر متکلم سے غائب کی طرف۔

عربی:۔ نظم

فارسی:۔ نظم، بندہ امشب با جمال الدین خطیب

او برآمد کلک چون خورشید دبیر

تا باکنون خیز د میزے داشتم

اختلاط وانبساط

زانکہ در عشرت نباشد روگریز

ایراد المثل دیکھو ارسال المثل صـ۱۰۳

ایراد المثلین دیکھو ارسال المثلین صـ۱۰۳

ایہام، توریہ یا تخییل

"ایہام" کے لغوی معنی شک میں ڈالنے اور "توریہ" کے چھپانے کے ہیں، دبیر یا شاعر نثر یا نظم میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کے دو معنی ہوتے ہیں، ایک قریب دوسرے بعید، جب سامع ان الفاظ کو رعایت لفظی کی مناسبت سے سنتا ہے تو اس کا ذہن معنی قریب کی طرف رجوع کرتا ہے

لیکن دبیر یا شاعر کی مراد معنی بعید ہوتی ہے جو تھوڑے سے غور کے بعد سامع کے ذہن میں آجاتی ہے۔

ایہام کی حسب ذیل آٹھ (۸) قسمیں ہیں جو کسی اور کتاب میں ایک جگہ جمع نہیں ملیں گی:۔

۱۔ مُجَرَّدَہ ۲۔ مُرَشَّحَۃ ۳۔ مُبَیَّنَۃ ۴۔ تناسب
۵۔ تضاد ۶۔ عکس ۷۔ توالد ضدین ۸۔ تشابہ۔

(۱) ایہام مجرّدہ، جس میں معنی قریب یا بعید کے مناسبات کا ذکر نہ ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔

〃 نظم، فَسَقَى الْفَضَاءَ وَسَاكِنِيهِ وَإِنْ هُمُ
صَبُّوهُ بَيْنَ جَوَانِحٍ وَضُلُوعِ

فارسی:۔ نثر، دیدی آں عالم؟ جواب داد کہ درست نہ دیدم۔

〃 نظم، من ز قاضی یسار می جستم   او بزرگی نمود و داد یمیں

یمین و یسار سے راست وچپ مراد نہیں بلکہ یسار سے مال اور یمین سے سوگند مراد ہے۔

اردو:۔ نثر، عجب بادلی ہے بات کہو تو اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پھر بھی ہے بہت گہری۔ بادلی = دیوانی گہری، بات کو راز میں رکھنے والی۔

〃 نظم، بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو ہے گھر دیر و حرم کا

سایہ سے مراد دھوپ کی ضد نہیں بلکہ حمایت ہے۔

سودا ہے میری بکاولی کو ہے چاہ بشر کی باولی کو

مراد دیوانی

(۲) ایہام مُرشَّحہ، جس میں معنی قریب کے مناسبات کا ذکر ہو۔

مثالیں:-

عربی:۔نثر، وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ۔ 'اَیْد' کے معنی قوت اور قدرت کے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ 'ید' کی جمع ہے اور معنی قریب ہاتھ ہے۔

نظم، بِقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ جَعَلْتُ قَبْرِیْ

لِاَحْظٰی بِالتَّرَحُّمِ مِنْ صَدِیْقِیْ

فَیَا مَوْلَی الْمَوَالِیْ اَنْتَ اَوْلٰی

مالک

بِرَحْمَةِ مَنْ یَمُوْتُ عَلٰی طَرِیْقِیْ

فارسی:۔نظم، اے چو فرعونِ شوم گردن کش رفتہ از راہ آب در آتش

حکیم سنائی

'راہ آب' سے مراد آتش اور معنی قریب کی مناسبت رفتہ ہے۔

اردو:۔نظم، ہجر میں گھل گھل کے آدھا ہو گیا لے مسیحا اب میں مُوسی ہو گیا

مُو = بال، سا = مانند

(۳) ایہام مُبیّنہ، جس میں معنی بعید کے مناسبات کا ذکر کیا جائے۔

مثالیں:

عربی:۔نظم، مَلَکْتِ الْخَافِقَیْنِ فَتِهْتِ عُجْبًا

تکبر، تحیر

وَلَیْسَ هُمَا سِوٰی قَلْبِیْ وَقُرْطِكِ

خافقین کے معنی قریب مشرق و مغرب کے ہیں اور معنی بعید قلب عاشق دگوشوارہ معشوق کے جس کی تصریح دوسرے مصرع میں کی ہے۔
فارسی: نظم: آنہ ہوای نای مرا نالہای زار ۔ جز نالہ ہای زارچہ آرد ہوائے نای
مراد مصرع دوم کے 'نا ے' سے 'نے' ہے جو معنی بعید ہے اور نالہ ہای زار اسکی مناسبت سے ہے۔
(۴) ایہام تناسب: کلام میں بعض ایسے الفاظ لائے جائیں جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تناسب نہ ہو بلکہ معنی غیر مقصود میں تناسب ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ
لفظ نجم کے دو معنی ہیں ایک ستارہ جو مقصود نہیں، دوسرے معنی بیل کے ہیں، معنی اول کا تناسب شمس و قمر کے ساتھ ہے اور دوسرے معنی میں شجر کے ساتھ تناسب ہے جو مقصود بالذات ہے۔
عربی:- نظم:

فارسی:- نظم: بدست کرم آب دریا بہ برد ۔ برفعت محل ثریا ببرد
اردو:- نظم: مجلس کو رشک نظم سے رشک چمن کردں
مداحی حسین بوجہ حسن کردں
انیس
'حسن' سے مراد خوب ہے، امام حسینؓ سے اس کی مناسبت نہیں البتہ امام حسنؓ کے نام کی مناسبت ہے۔

(۵) ایہام تضاد، کلام میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تضاد نہ ہو بلکہ غیر مقصود میں تضاد ہو۔

عربی:۔ نظم، لَا تَعْجَبِی یَا سَلْمُ مِنْ رَجُلٍ
ضَحِكَ الْمَشِیْبُ بِرَأْسِهٖ فَبَکٰی
ہنسنا پیری، سفیدی دعبل

فارسی:۔ نظم، تا نگرید ابر کے خندد چمن تا نگرید طفل کے جوشد لبن
گرید یعنی بارد۔

اردو:۔ نظم، مجھے خندۂ گل پہ آتا ہے رونا کہ اسطرح ہنسنے کی خو تھی کسی کی

(۶) ایہام عکس، کلام میں مقدم چیز کو موخر کرنا لیکن دوسرے معنی میں تاکہ اس سے ایہام پیدا ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، اِذَا تَذَکَّرْتُ مِنْ خُبْزِی وَمِنْ اُدُمِی
بَیْضَاءَ شِیْرَازَ اَوْ شِیْرَا زَ بَیْضَاءِ
عبد الحمید کاتب

بُیضاء شیراز، بمعنی نان سفید، شیرا ز بیضاء بمعنی دوغ بیضا، بیضا، نواح شیراز میں ایک مقام کا نام ہے۔

فارسی:۔ نظم، بہرام کہ گور میگرفتی ہمہ عمر دیدی کہ چگونہ گور بہرام گرفت

اردو:۔ نظم

(۷) ایہام توالد ضِدّین، کسی دو لفظ میں بذاتہ تضاد نہ ہو بلکہ دوسرے کی ضد سے پیدا ہو کر کلام میں ایہام ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نظم

فارسی :- نظم ' روانِ تشنہ برآساید از کنار فرات
مرا فرات ز سر بر گذشت و تشنہ ترم
اردو :- نظم ' ان لبوں نے نہ کی مسیحائی   ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا
مسیحائی اور مرنے میں تضاد نہیں بلکہ مرنے اور جینے میں ہے جو محذوف ہے

(۸) ایہام تشابہ ' ایسا کلام جس میں ایک چیز کی دوسری چیز سے مشابہت ظاہر ہوتی ہو لیکن حقیقت میں مشابہت نہ ہو۔

مثالیں :-
فارسی :- نظم ' نہ خود سر سلیمان بباد رفتی و بس
کہ ہر کجا کہ سریست می رود بر باد
اردو :- نظم '

بو قلمون

ایسا لفظ جو مختلف زبانوں میں مختلف معنی رکھتا ہو ' اس کے جس زبان کے بھی معنی لئے جائیں اس سے کلام میں صحیح مفہوم ظاہر ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نثر ' وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا - ' فردا ' کے معنی عربی میں ' تنہا ' کے ہیں اور فارسی میں ' کل ' کے ' دونوں معنی یہاں درست ہیں۔

عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نثر، نورس نامہ خوب است نورس، کے معنی فارسی و ہندی دونوں میں درست
ہیں، فارسی میں نورسیدہ اور ہندی میں نو قسم کے رس، مراد ہے۔
" نظم، پیلتن شاہی و بسیار است بارت برسریر
زین مرنج اسے ابر باغ ار گویمت بسیار باد
بار کے معنی عربی میں نیک، کے اور فارسی میں برسنے والے
اور میوہ کے ہیں اس شعر میں دونوں معنی بنتے ہیں۔
اردو:۔ نثر، نورس نامہ۔
" نظم،

تَاکِیدُ الذَّمِّ بِمَا یُشْبِهُ الْمَدْحَ

بادی النظر میں الفاظ سے مدح معلوم ہو لیکن دراصل مذمت مقصود ہو

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم،

فارسی:۔ نظم، (خواجہ) سر پرا وردو لیکن لفضول   تلمیذ پر کردہ لیکن ذکرہ
اردو:۔ نظم، پھر آج میر مسجد جامع کے ہیں امام
داغ شراب دھوتے تھے کل جانماز کا

تَاکِیْدُ الْمَدْحِ بِمَا یُشْبِہُ الذَّمَّ یا ہجو ملیح

کسی کی تعریف میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کہ دوسرے مصرع میں ذم کا پہلو ظاہر ہوتا ہو لیکن حقیقت میں تاکید مدح ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، هُمْ بِحَارُ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّهُمْ جِبَالُ الْحِلْمِ وَالْفَخْرِ

" نظم، وَلَا عَیْبَ فِیْهِمْ غَیْرَ اَنَّ سُیُوْفَهُمْ
بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ

فَتًی کَمُلَتْ اَخْلَاقُهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ — نابغہ ذبیانی
جَوَادٌ فَمَا یُبْقِیْ مِنَ الْمَالِ بَاقِیًا

فارسی:- نظم، ترا پیشہ عدل است لکن بجود — کند دست تو بر خزائن ستم

اردو:- نظم، انصاف یہ اب عہد میں اس کے ہے کہ فریاد
لایا نہ لبوں تک کوئی بجز از جرس و زنگ

تبلیغ دیکھو مبالغہ ص

تَجَاہُلِ الْعَارِفْ تجاہل عارفانہ سوق المعلوم بِمَساق المجھول

کسی چیز کے متعلق جان بوجھکر انجان بننا تاکہ اسکی تعریف میں مبالغہ کیا جاسکے۔

لہ اس صنعت و استدراک میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر صنعت کے پہلے مصرع میں نفی و ذم کا لفظ آتا ہے اور اول الذکر میں ذم کا لفظ دوسرے مصرع میں لایا جاتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، اِنَّا وَاِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِی ضَلٰلٍ مُبِیْن۔

" نظم، تَاللّٰہِ یَا ظَبیَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا
لَیْلَایَ مِنْکُنَّ اَمْ لَیْلٰی مِنَ الْبَشَرِ
قیس عامری

وَمَا اَدْرِی وَسَوْفَ اِخَالُ اَدْرِی
اَقَوْمٌ اٰلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءُ
زہیر

فارسی:۔ نثر، احمد آدمی است یا فرشتہ؟

" نظم، درزیر امر اوست جہان یا جہان اوست
یارب خدایگان جہانست یا جہاں

اردو:۔ نثر، رشیدہ عورت ہے یا حور۔

" نظم، موت کا ایک دن معیّن ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
غالب
بے تاب ہے بے خواب ہے معلوم نہیں کیوں
دل ماہیٔ بے آب ہے معلوم نہیں کیوں؟

تجرید

شاعر اس صنعت میں اپنے کو غیر فرض کرکے مخاطب کرتا ہے مگر اس سے مقصود اس کی ذات ہوتی ہے، اسکو عربی میں "خطاب الشاعر لنفسہ" بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:- نظم، لَا خَیلَ عِندَکَ تُھدِیھَا وَلَا مَالُ
فَلیُسعِدِ النُّطقُ اِن لَم یُسعِدِ المَالُ

فارسی:- نظم، حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
دربند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اردو:- نظم، رات ساری تو کٹی سنتے پریشاں گوئی
میرجی کوئی گھڑی تم بھی تو آرام کرو

تخییل دیکھو ایہام ص۱۱۱
تدارک دیکھو استدراک ص۱۰۶
تدبیج دیکھو تضاد ص۱۲۲

تردید

کلام میں کسی لفظ کو مکرر لانا اور اس سے دوسرے معنی لینا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، سَاَعطِفُ نَحوَ رَأسِ العَینِ خَطوِی
وَاَجعَلُھَا عَلٰی رَأسِی وَعَینِی

فارسی:- نظم، جز غم بجہان ہیچ نداریم ولیکن گر ہیچ نداریم غم ہیچ نداریم
زین دست کہ دیدار تو دل می برد از دست
ترسم نہ برم عاقبت از دست تو جان را

اردو:- نظم، غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غالب

تسلیم

شاعر کسی امر کے نہ ہونے کا ادعا کرکے اس کو بطور فرض تسلیم کرتا ہے اور پھر اس کے بے فائدہ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، کَمْ اِدَّعَوا صِدْقَهُمْ یَوْمًا وَمَا صَدَقُوا
سَلَّمْتُ ذَاكَ فَمَا اَرْجُو الصِدْقَهُمْ
سید علی خاں

فارسی:۔ نظم، کسے نجست وگر جست خوردہ بود سنان
کسے نرست وگر رست خوردہ بود حسام
رودکی

اردو:۔ نظم،

تسہیم دیکھو ارصاد ص۱۰۱

تَشَابُهُ الْاَطْرَاف

کلام کو ایسی چیز یا الفاظ پر ختم کرنا جو ابتدا کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتے ہوں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، تَشَابَهَتْ فِیْهِم اَطْرَافُ وَصْفِهِم
وَوَصْفُهُم لَمْ یُطِقْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

فارسی:۔ نظم، نامۂ تہدید چو سازد رقم   در کفش تیغ دو دم گردد علم

اردو :- نظم: تجھ سے دیکھا سب کو اور تجھکو نہ دیکھا جوں نگاہ
تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا
غالب
کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی
شام ہوتی تھی کدھر صبح کدھر ہوتی تھی

تضاد[1] متضاد طباق مطابقہ تطبیق یا تکافؤ

کلام میں ایسے دو الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

تضاد (الف) ایجابی ہوگا یا (سلبی)۔

پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی

(الف) تضاد ایجابی حقیقی وہ ہے کہ معنی متضاد کو الفاظ سے بطور حقیقت ذکر کریں۔

تضاد ایجابی حقیقی' اسم اسم:-

مثالیں:-

عربی:- نثر' هُوَ مَجْمَعُ الْوَارِدِ وَالصَّادِرِ وَمَحَطُّ رَحْلِ الضَّعِيْفِ وَالْقَادِرِ

---

[1] فرق مابین تضاد' طباق ومقابلہ:- ان دونوں میں فرق دو طرح سے ہے:-
۱۔ تضاد میں صرف دو متضاد الفاظ لائے جاتے ہیں اور مقابلہ میں چھ تک عموماً اور دس تک بھی جمع کئے جاتے ہیں۔
۲۔ تضاد میں صرف اضداد جمع کئے جاتے ہیں اور مقابلہ میں اضداد و غیر اضداد بھی لائے جاتے ہیں۔

عربی:۔ نظم' اِنْ کُنْتُ عَبْدًا فَنَفْسِی حُرَّۃٌ کَرَمًا
اَوْ اَسْوَدَ الْخُلْقِ اِنِّی اَبْیَضُ الْخُلْقِ

فارسی:۔ نثر' نیکی و بدی' تاریکی و روشنی۔
" نظم' پناہ بلندی و پستی توئی ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی
سعدی

اردو:۔ نثر' دن' رات' اچھائی' برائی۔
" نظم' ترے اقرار میں انکار' تری ہاں میں نہیں
نہ یہ عہد کسی عہد یہ پیماں کسی پیماں میں نہیں

تضاد ایجابی حقیقی' فعل فعل:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر' یُحْیِی وَ یُمِیْتُ۔
" نظم' اَمَا وَالَّذِی اَبْکیٰ وَ اَضْحَکَ وَالَّذِی
اَمَاتَ وَ اَحْییٰ وَالَّذِی اَمْرُہُ الْاَمْرُ

فارسی:۔ نظم' یاد داری بوقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان
ہمچنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بوند و تو خندان
سعدی

اردو:۔ نظم' نے گل کو یاں ثبات نہ شبنم کو ہے قرار
کیا روئے اس چمن میں کوئی اور کیا ہنسے

تضاد ایجابی مجازی' اسم اسم'

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر' اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
موتی اسے کافر مسمع ای ہادی

عربی:۔نظم، لَقَدْ اَحْیَ الْمَکَارِمَ بَعْدَ مَوْتٍ
وَشَاءَ بِنَائُهَا بَعْدَ انْهِدَامٍ
تہامی

فارسی:۔ نظم، از ان سرو آمد این کاخ دلاویز
کہ تا جا گرم کردی گویدت خیز

اردو:۔ نظم، ابتدا اور انتہا موج ازل ہے اور ابد
کیا بتاؤں میں نشانِ ساحل دریائے دل

تضاد ایجابی مجازی، فعل فعل۔
مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، قَالَ اَنَا اُحْیِ وَاُمِیْتُ۔
" نظم، یُهْلِكُ الْمَالَ بِالْعَطَاءِ وَیُحْیِ
مَیِّتَ فَضْلٍ فَاعْجَبْ بِمُحْیٍ یُمِیْتُ

فارسی:۔ گفتی کہ بغم بنشین یا از سر جان برخیز
فرمان برمت جانان بنشینم و برخیزم

اردو:۔ نظم، کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے
مومن

تھا یہ سنجوگ نادو نالے کا بیٹھنا اٹھنا کیا ہے چھالے کا

تضاد سلبی، اگر الفاظ تضاد میں نفی ہو تو تضاد سلبی کہلاتا ہے
تضاد سلبی بھی حقیقی ہوگا یا مجازی۔

تضاد سلبی حقیقی، اسم اسم۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

" نظم، خُلِقُوْا وَمَا خُلِقُوْا لِمَکْرُمَةٍ

کَاَنَّمَا خُلِقُوْا وَمَا خُلِقُوْا

فارسی:۔ نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی — نہ من خاکم تو ام آبم چہ ریزی

اردو:۔ نظم، وہ بھی عالم ہو جو لیوے امتحاں — ورنہ جاہل پڑھ کے عالم کب عیاں

استادی حضرت قاری عبدالحق مکیؒ

تضاد سلبی حقیقی، فعل فعل۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

" نظم، وَلَقَدْ عَلِمْتُ وَمَا عَلِمْتُ حَقِیْقَةً

وَلَقَدْ جَهِلْتُ وَمَا جَهِلْتُ خُمُوْلًا

فارسی:۔ نظم، حریف عہد مودت شکست و من نشکستم

حبیب بیخ محبت برید و من نہ بریدم

اردو:۔ نظم، ہم آئے تنگ زیست سے، پر — اے خانہ خراب تو نہ آیا

تضاد سلبی مجازی، اسم اسم۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ۔

عربی:- نظم: وَجْهُهُ غَايَةُ الجَمَالِ وَلٰكِنْ
فِعْلُهُ غَايَةٌ لِكُلِّ قَبِيحٍ

فارسی: نظم: از آبدار خنجر آتش نشان تو چون باد گشته دشمن ملک تو خاکسار

اردو:- نظم: ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم وفا سمجھے
جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت کو خدا سمجھے

تضاد سلبی مجازی، فعل فعل۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: وَلَمْ يَعْظُمْ لِنَقْصٍ كَانَ فِيهِ
وَلَمْ يَزَلِ الْأَمِيرُ وَلَنْ يَزَالَا

فارسی: نظم: پشت من بشکن و پیمان مشکن خون من می خور و زنہار مخور

اردو:- نظم: ہونا جہاں کا اپنی آنکھوں میں ہے نہ ہونا
آتا نہیں نظر کچھ جاوے نظر جہاں تک

تدبیج

تضاد کی ایک قسم تدبیج بھی ہے، جس میں مدح و ذم وغیرہ کو رنگوں کے ذکر سے بطور کنایہ یا توریہ یا ایہام بیان کیا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر: وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ حُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
وَغَرَابِيبُ سُودٌ

" نظم: بَيْضَاءُ فِي الْغَادِيْنَ يَوْمِي أَسْوَدُ
مِنْ بَعْدِ مَا ارْتَحَلَتْ وَدَمْعِي أَحْمَرُ

فارسی:۔ نظم' دندان نکنی سفید تا لب   از تب نکنم کبود ہردم

'دندان سفید کردن' کنایہ ہنسنا اور "لب کبود کردن" سے مراد سخت بخار آنا ہے۔

اردو:۔ نظم' گل کو ہاں زرد کرے اے رخِ یار   کر کے مُنہ لال لال آتا ہے

اربع عناصر کا ذکر بھی تضاد کی ایک قسم ہے' جس میں چار عناصر بیان کئے جاتے ہیں۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم' خُضْرُ الْمَرَاتِع حُمْرُ السُّمِ یَوْمَ وَغیٰ

سُوْدُ الْوَقَائِعِ بِیْضُ الْفِعْلِ وَالشِّیَمِ

فارسی:۔ نظم' چو باد از آتشم تا کے گریزی   نہ من خاک توام آبم چہ ریزی

اردو:۔ نظم' آتش و آب و باد و خاک نے لی   وضع سوز و غم و رم و آرام

غالب

تضمین' اقتباس یا تعلیق

کسی ادیب یا شاعر کے مشہور کلام یا قرآن کی آیت یا حدیث کا جملہ اس طرح اپنے کلام میں لانا کہ اس کا اظہار ہو یا اشارہ یا کنایہ سے معلوم ہو جائے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم' عَجَبُ الْوَاصِفُوْنَ عَنْ صِفَتِكْ

"مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكْ"

حدیث شریف

قَدْ كَانَ مَا خِفْتُ اَنْ یَكُوْنَا   "اِنَّا اِلَى اللّٰهِ رَاجِعُوْنَا"

موت   قرآن مجید

فارسی:- نظم: ملک جسم ندہم مصرع نظیری را
"کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست"
اقبال

اردو:- نظم: غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
"آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں"

تطبیق، متضاد وغیرہ دیکھو تضاد ص۱۲

تطریز

چند چیزوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنا، بعد ازاں ایک ہی صفت کی
تکرار سے پہلی چیزوں کی تعریف کرنا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، شِعْرِی وَنَائِلُهُ وَالْخَلْقُ مُنْسَجِمٌ
فِي آيِ مُنْسَجِمٍ فِي آيِ مُنْسَجِمٍ
معری

فارسی:- نظم، خیالم در دل و دل در دو زلفت
پریشان در پریشان در پریشان

اردو:- نظم، بوئے گل نالۂ دل، دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا
غالب

تعجب

کلام میں کسی چیز پر اظہار تعجب کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم' اَیَا شَمْعًا یُضِیئُ بِلَا انْطِفَاءٍ

زیناً' نوراً

وَیَا بَدْرًا یَلُوحُ بِلَا مُحَاقٍ

فارسی :- نظم، حسن زبصرہ' بلال از حبش صہیب از شام

زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

حافظ

اردو :- نظم' مہینے میں فقط دو روز غائب ماہ رہتا ہے

تعجب ہے نظر آتا نہیں وہ ماہ دو برسوں

تعلیق یا اقتباس دیکھو تضمین صـ۱۲۷

تفریق تنہا صـ۱۳۲

تقابل دیکھو مقابلہ صـ

تقسیم تنہا دیکھو جمع تفریق وتقسیم صـ۱۳۳

تکافوء وغیرہ دیکھو تضاد صـ۱۳۲

تلمیح

کلام میں کسی آیت قرآن' حدیث شریف' معجزہ' واقعہ تاریخی' شعر مشہور' قصہ اہم یا مشہور مسئلہ یا مثل کی طرف اشارہ کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم' جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ البوصیری

فارسی:۔ نظم، روا باشد انا الحق از درختے چرا نبود روا از نیک بختے
محمود شبستری

اردو:۔ نظم کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوی
غالب

عاشق اس غیرت بلقیس کا ہوں میں آتش
بام تک جس کے کبھی مرغ سلیماں نہ گیا

تناسب یا مناسبۃ دیکھو مناسبہ ص

تنسیق الصفات یا حُسنُ النَّسَق

ایک موصوف کے لئے چند صفات لانا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، هُوَ اللهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ۔

〃 نظم، كَرِيْمُ السَّجَايَا جَمِيْلُ الشِّيَمْ نَبِيُّ الْبَرَايَا شَفِيْعُ الْاُمَمْ
سعدی

فارسی:۔ نثر، سکندر شوکت، دارا حشمت، ملک خصال، یوسف جمال، ابراہیم عادل شاہ۔ ظہوری

〃 نظم، خداوند بخشندۂ دستگیر کریم خطا بخش و پوزش پذیر
سعدی

اردو:۔ نثر، وہ جوان بہادر، نیک خو اور خوبرو تھا۔

〃 نظم، وہ شہنشاہ بہادر شہ کسریٰ انصاف
خسرو جم خدم و داور دارا حشمت

توجیہ' ذوالوجہین' ذوجہتین یا محتمل الضدین

ایسا کلام جس میں دو متضاد معنوں کا احتمال ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم' خَاطَ لِی عَمرُوٌ قباءً ، لَیتَ عَینَیہِ سَوی (سَوَاءٌ)

ترچھا اور ایک کو برابر دیکھنا

فارسی :- نظم' اے خواجہ فیاتبوزروی تو ظُلم سیاہی ، با طلعت تو سور نماید ماتم

رشید وطواط

اردو :- نظم' کوی ویرانی سی ویرانی ہے ، دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

غالب

توریہ' تخییل دیکھو ایہام ص۱۱۱
توفیق دیکھو مراعاۃ النظیر ص۱۳۲
جمع تنہا جمع و تفریق ص۱۳۳
جمع و تقسیم دیکھو جمع تفریق و تقسیم ص۱۳۵

جمع' تفریق و تقسیم

اس صنعت کی حسب ذیل چھ قسمیں ہیں :-

۱- جمع تنہا ۲- تفریق تنہا ۳- تقسیم تنہا ۴- جمع و تفریق
۵- جمع و تقسیم ۶- جمع و تفریق و تقسیم۔

(۱) جمع تنہا' بیت میں دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم کے تحت جمع کرنا اس کو جامع کہتے ہیں' یہ یا تو (الف) مُظہَر (ظاہر شدہ) ہوگی یا (ب)

مُضمَر (پوشیدہ)۔

(الف) جامع مُظہَر کی مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: تَاَخوَالِی وَ صُدْغَکَ وَاللَّیَالِی
ظَلَامٌ فِی ظَلَامٍ فِی ظَلَامٍ

اس بیت میں شاعر کا حال، معشوق کی زلف، شب تینوں میں سیاہی مشترک ہے تاریکی جامع ہے۔

فارسی:۔ نظم: آسمان بر تو عاشقست چو من لاجرم ہمچو منش نیست قرار

اسمان اور عاشق دونوں عشق کی وجہ سے صفت بے قراری میں جمع ہیں۔ بے قراری جامع ہے۔

اردو:۔ نظم: ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

(ب) جامع مُضمَر کی مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: اَفْضَالُہٗ وَمَعَالِیْہِ وَرِفْعَتُہٗ
جَمْعٌ مِنَ الْفَضْلِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٍ

فارسی:۔ نظم: ماہ کاہے چو روے یار نست کہ چو من کوزہ پشت و زار و نزار

مصرع اول میں صفت ماہ و روی معشوق کو جمع کیا ہے اور صفت نکوئی جامع و مُضمَر ہے کیونکہ اس کو ذکر صراحتًا نہیں ہے۔

اور مصرع دوم میں ماہ اور عاشق کی کوزہ پشتی، زردی اور نزاری کو جمع کیا ہے، یہ صفات جامع و مُضمَر ہیں۔

اردو:۔ نظم: درازی شب ہجراں و زلف یار رحیم
مجھی سے پوچھ کہ کوئی سے زیادہ انکو نہیں

(۲) تفریق تنہا: ایک قسم کی دو چیزوں میں فرق کرنا بغیر انکو جمع

جمع کرنے کے۔

مثالیں:۔

عربی:۔نظم، مَا نَوَالُ الْغَمَامِ وَقْتَ رَبِیْعٍ
كَنَوَالِ الْاَمِیْرِ یَوْمَ سَخَاءٍ
فَنَوَالُ الْاَمِیْرِ بَدْرَةُ عَیْنٍ
وَنَوَالُ الْغَمَامِ قَطْرَةُ مَاءٍ

رشید وطواط

بیت اول میں عطائے ابر اور عطائے ممدوح میں تفریق ہے۔ پھر اسکی جدائی و تفریق کی شرح ہے۔

فارسی:۔نظم، ابر چون تو کسے است نیسانی   زر کے بارد ابر نیسانا

مصرع اول میں ابر اور ممدوح میں جدائی و تفریق ہے۔

اردو:۔نظم، تجکو مسجد ہے مجکو میخانہ   واعظا اپنی اپنی قسمت ہے

(۳) تقسیمؔ[1] تنہا، ایک چیز کے اجزا کا یا چند چیزوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ ہر جزو کے ساتھ اس کے مناسب چیزیں جمع کی جائیں۔

عربی:۔نظم، آدِیْبَانِ فِیْ بَلْخَ لَا یَأْكُلَانِ
اِذَا صَحِبَا الْمَرْءَ غَیْرَ الْكَبِدْ
فَهٰذَا طَوِیْلٌ كَظِلِّ الْقَنَاةِ
وَهٰذَا قَصِیْرٌ كَظِلِّ الْوَتَدْ

ادیب ترک

---

[1] تقسیم اور لف ونشر میں فرق یہ ہے کہ لف ونشر میں مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں متکلم مناسبات بتا دیتا ہے۔

فارسی: نظم: دہان وعارض وزلفین آن بت دلبر
یکے نکست ودوم سوسن وسوم عنبر

اردو: نظم: وہی دیوے گا مجھے صبر وسکوں جس نے دیا
رخ زیبا تجھے اور دیدۂ گریاں مجکو

(۴) جمع وتفریق: شاعر دو چیزوں کو ایک چیز سے تشبیہ میں جمع کرکے انکو دو مختلف صفات سے جدا کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم: فَوَجْهُكَ كَالنَّارِ فِي ضَوْئِهَا
وَقَلْبِيَ كَالنَّارِ فِي حَرِّهَا
رشید وطواط

اس بیت میں شاعر نے اپنے دل اور معشوق کے چہرہ کو آتش سے تشبیہ دی ہے، پھر روشنی اور سوزش سے جدا کیا ہے۔

فارسی: نظم: من وتو ہر دو از گل زردیم   چہ من از رنگم وتو از بوئی

اردو: نظم: غنچہ وسوسن سے کیا ہو شکر احسان بہار
وہ زبان بے دہن ہے یہ دہان بے زباں
امیر

(۵) جمع وتقسیم[1]: شاعر پہلے چند چیزوں کو ایک معنی میں جمع کرکے پھر ہر ایک کو ایک خصوصیت کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔

مثالیں:-

---

[1] صنعت جمع وتقسیم ولف ونشر میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر میں انتسابات کا تعین نہیں ہوتا اور اول الذکر میں ہوتا ہے

عربی: نظم، رَضِینَا قِسمَتَ الجَبَّارِ فِینَا لَنَا عِلمٌ وَلِلجُهَّالِ مَالُ

لِلسَّبیِ مَا نَکَحُوا وَالقَتلِ مَا وَلَدُوا

وَالنَّهبِ مَا جَمَعُوا وَالنَّارِ مَا زَرَعُوا

متنبی

بیت اول میں زمین، اعدا اور اس میں جو کچھ ہے سب کو ممدوح سے نقصان پہنچا ہے اسکو جمع کیا ہے اور دوسری بیت میں ہر ایک کے نقصان کی تفصیل بیان کی ہے۔

فارسی:۔ نظم، دو چیز را حرکاتش ہمی دو چیز دہد

علوم را درجات و نجوم را احکام

اردو:۔ نظم، تیغ و افسر کا ہے تو مالک عنایت سے تری

تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا

(٦) جمع وتفریق وتقسیم، ان سب کا ایک جگہ جمع کرنا پھر انکی تفریق وتقسیم کرنا بہت مشکل کام ہے، یہ صنعت بہت کمیاب ہے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، وَکَم لِلَّیلِ عِندِی مِن نُجُومٍ

جَمَعتُ النَّثرَ مِنهَا فِی نِظَامٍ

عِتَابًا اَو نَسِیبًا اَو مَدِیحًا

لِخِلٍّ اَو حَبِیبٍ اَو هُمَامٍ

فارسی:۔ نظم، اُیخ ترا بند کرد بندہ ات را نیز

بندے کردست نہ پدید چہ پنہان

بند تو از آہن است و بند من از غم

بند تو برپای و بند بند ات بر جان

رشید وطواط

پہلی بیت میں شاعر نے معشوق اور خود کو قید و بند میں جمع کیا ہے پھر اس قید کو ظاہر اور پوشیدہ سے فرق کیا ہے اور دوسری بیت میں تقسیم کیا ہے وہ کہاں اور کس طرح ہے۔

اردو:- نظم: صورت یار و دلِ زار ہیں دونوں تاباں

آتشِ عشق سے یہ حسن سے ہے دو روشن

شباب

چیستان پہیلی دکھیو لغز شہ

حسن ابتدا یا حسن مطلع

ابتدائے نثر و نظم میں الفاظ شیریں پسندیدہ اور خوش معانی لائے جائیں جو تقدیم و تاخیر سے خالی ہوں، اگر نظم یا قصیدہ ہو تو اسکا مطلع ان چیزوں کے علاوہ بلحاظ معنی مکمل ہو اور بعد کے اشعار سے معنی کا تعلق وابستہ بھی ہو، اور لفظی و معنوی اعتبار سے دونوں مصرعوں میں کامل تناسب پایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِی سَلَمٍ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

البوصیری

فارسی:۔ نظم، گر دل و دست بحر و کان باشد ۔ دل و دست خدایگان باشد
انوری

اردو:۔ نظم، ادا پیدا نظر سے، شان رخ سے، آن تیور سے
ترے قربان آخر دل ہے کس کس کیلئے تر سے
صفی اورنگ آبادی

حسن اختراع

شاعر اپنے کلام میں ایسے نئے معنی اختراع کرے کہ اس سے پہلے کسی نے اسکو نہ بیان کیا ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فِی جَحْفَلٍ سَتَرَ الْعُیُوْنَ غُبَارُہٗ
فَکَاَنَّمَا یُبْصِرْنَ بِالْاٰذَانِ

فارسی:۔ نظم، مانندہٗ خورشیدی پیدا شدی، و من
از تو شدہ ام زرد و خمیدہ چو ہلالی
مسعود سعد سلمان

اردو:۔ نظم، غیر کو جھانکا تو ڈھیلے آنکھ کے ۔ روزن دیوار میں رکھدینگے ہم

حسن بیان

ادیب یا شاعر اپنے ما فی الضمیر کو دلکش پیرایہ میں خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کرے۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ
فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۔

" نظم: وَإِنِّي مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ هُمُ
إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهُ
ابوتمام

فارسی:۔ نظم: مرا بپرور در کسب نام باقی کوشش
که این ذخیره بماندست معن و یحیٰی را
جز ای حسن عمل بین که روزگار ہنوز
خراب می نه کند بارگاه کسریٰ را
ظہیر فاریابی

اردو:۔ نظم: دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
غالب

حسن تخلص یا گریز

قصیدہ کی تشبیب یا تمہید کے بعد ممدوح کی مدح دلپسند انداز و دلپذیر الفاظ میں شروع کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: یَا صَاحِبَ الرِّزْقِ إِنْ سُدَّتْ مَذَاهِبُهُ
قُلْ یَا أَبَا الْفَتْحِ یَا مُوسٰی وَقَدْ فُتِحَتْ

فارسی: نظم، گرگلستان زباد خزان زرد شد رواست
بایدکہ سرخ مانند روی خدائگان

اردو: نظم، کون ہے جس کے در پہ ناصیہ سا
ہیں مہ و مہر و زہرہ و بہرام
تو نہیں جانتا تو مجھ سے سن
نام شاہنشہ بلند مقام
قبلۂ چشم و دل، بہادر شاہ
مظہر ذوالجلال والاکرام

حسن تعلیل

کسی چیز کی اچھی علت بیان کرنا جو درحقیقت اسکی علت نہیں ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم، وَاِن غَادَرَا لْغُدْرَانَ فِی صَحْنِ وَجْنَتِی
فَلَا غَرْوَاِنَّ الْمَآءَ فِی الْقَلْتِ یرْکُدُ
لَمْ یحْکِ نَائِلَکَ السَّحَابُ وَاِنَّمَا
حُمَّتْ بِہٖ فَصَبِیْبُھَا الرُّحَضَآءُ
متنبی

فارسی: نظم، از روے تو ماہِ آسمان را
شرم آمد و شد ہلالِ باریک

اردو: نظم، برابر کا تری گل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طمانچوں منہ اسکا لال کیا

حسن طلب

پسندہ طریقہ سے کسی چیز کا طلب کرنا۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم: اَبَا المِسْكِ هَلْ فِي الكَأْسِ فَضْلٌ أَنَالُهُ
فَإِنِّي أُغَنِّي مُنْذُ حِينٍ وَتَشْرَبُ
متنبی

فارسی:۔ نظم: شاہا بعطایت تو ازان کام کردانی
(شفاعت)
نومید قبل عرفی محروم دوزخم را
آسایش ہمسائیگی حق ز تو خواہد
او ہیمۂ دوزخ نکند باغ ارم را
اردو:۔ نظم: آپ کا بندہ اور پھروں ننگا آپ کا نوکر اور کھاؤں ادھار
غالب

حسن مطلع دیکھو حسن ابتدا صفحہ ۱۳۶

حسن مقطع

شاعر کے کلام کا مقطع نہایت اچھا ہونا چاہیے، اگر کلام کے درمیانی اشعار میں بعض اچھے نہ بھی ہوں تو مقطع کا اثر باقی رہ جاتا ہے۔
مثالیں:۔
عربی:۔ نظم: بَقِيتَ بَقَاءَ الدَّهْرِ يَا كَهْفَ أَهْلِهِ
وَهٰذَا دُعَاءٌ لِلْبَرِيَّةِ شَامِلُ
فارسی:۔ نظم: حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

فارسی :- نظم ' در محبت دل و دین باختن اول قدمست
ما نظیری بتو خرسند باینہا نہ شویم

اردو :- نظم ' نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالبؔ
ترے نا مہرباں کہنے سے تجھ پر مہرباں کیوں ہو

حشو یا اعتراض الکلام قبل التمام

کلام میں ایسا لفظ یا جملہ لانا جس کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو۔
حشو کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ قبیح ۲۔ متوسط ۳۔ ملیح یا لوزنیح

(۱) حشو قبیح ' نامناسب اور بے موقع الفاظ کی وجہ سے کلام کا رتبہ گر جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ' وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ
(بِأَنَّ) أَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَاقُدِرَا

' فعل المرء ' لانے کی وجہ سے کلام میں قبح پیدا ہو گیا ہے۔

فارسی :- نظم ' از بسکہ بار منت تو بر تنم نشست
در زیر منت تو تہان تو مُستّرم

' تہان ' بے ضرورت لفظ ہے ' اسکی تکرار ناواجبی و قبیح ہے '

اردو :- نظم ' روئے آنسو اسقدر ہم ہجر میں اشک کے طوفاں سے دریا بہ گیا
' آنسو ' حشو قبیح۔

(۲) حشو متوسط: کسی لفظ سے کلام میں نہ حسن پیدا ہو اور نہ قبح۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَاَنْتَ لَعَمْرُ الْمَجْدِ اَشْرَفُ مَنْ حَوٰی
عَلٰی رَغْمِ اٰنَافِ الْعِدٰی قَصَبَ الْمَجْدِ
رشید وطواط

'لعمر المجد' اور 'اناف العدی' حشو متوسط۔

فارسی:- نظم، نہ ہجر روی تو اے دلربائے سیمین تن
دلم ندیم ندم شد تنم عدیل عنا
رشید وطواط

'سیمین تن' حشو متوسط۔

اردو:- نظم، جور اور ظلم سے اس کے نہ کبھی گھبرانا
نہ کبھی شکوۂ بیداد زباں پر لانا

'جور یا ظلم' حشو متوسط۔

(۳) حشو ملیح یا لوزینج، کلام میں بعض الفاظ کے لانے سے، حسن و خوبی میں اضافہ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- لَوْاَنَّ الْبَاخِلِیْنَ وَ اَنْتَ مِنْهُمْ
رَأَوْكَ تَعَلَّمُوْا مِنْكَ الْعَطَایَا

'تعلموا' حشو ملیح

فارسی:- نظم، در محنت این زمانۂ بے فریاد
دور از تو چنانم کہ بد اندیش تو باد
رشید وطواط

'بد اندیش' حشو ملیح۔

اردو:۔ نظم' یاں سے اب جاؤں تو میں راہ پہ لاؤں اسکو
زیب وزینت کا سب انداز بتاؤں اس کو
'زیب وزینت' میں ایک لفظ حشو ملیح ہے۔ امانت

حَصْرُ الْکُلِّ فِی الْجُزْءِ بِاخِیفاء

افرادِ نوعِ واحد کو ایک فرد میں منحصر کرنا۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم' رَأَیْتُهُ فَرَأَیْتُ النَّاسَ فِی رَجُلٍ
وَالدَّهْرَ فِی سَاعَةٍ وَالْاَرْضَ فِی دَارِ

فارسی:۔ آن مرد کہ در سخن جہانیست منم
آن گوھر قیمتی کہ کانیست منم
آن تن کہ سرشتہ از روانیست منم
آن کو کہ سراپای زبانیست منم

اردو:۔ نظم' آدمی کا مارنا اچھا نہیں مظہر ذات خدا ہے آدمی

ذوجہتین دیکھو توجیہ ص۱۳۱
ذوالوجہین دیکھو توجیہ ص۱۳۱

رجوع

ایک صفت بیان کرنے کے بعد اسکی تردید دوسری ایسی صفت سے کرنا جو پہلی صفت سے بہتر ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم: قِفْ بِالدِّيَارِ الَّتِي لَمْ يَعْفُهَا الْقِدَمُ
بَلَى وَغَيَّرَهَا الْأَرْوَاحُ وَالدِّيَمُ
ابو فراس

فارسی:۔ نظم: چو ماہ بود و چو سرو نہ ماہ بود و نہ سرو
قبا نہ دارد سرو و کمر نہ دارد ماہ

اردو:۔ نظم: خنجر تھا الٰہی یا زباں تھی خنجر سے زیادہ تر رواں تھی
انیس

سوال وجواب یا مُراجعہ

ایک مصرع میں سوال وجواب یا ایک مصرع یا بیت میں سوال اور دوسرے مصرع یا بیت میں جواب لانا۔

عربی:۔ نظم: قُلْتُ قَدْ طُلْتَ قَالَ لَا
بَلْ تَطَوَّلْتُ وَقَدْ أُبْرِمَتْ حِبَالَ ودادی
قَدْ قُلْتُ لَهَا هَجَرْتِنِي مَا الْعِلَّةُ
صَدَّتْ وَتَمَايَلَتْ وَقَالَتْ قِلَّهْ
فَقُلْتُ فَهَلَّا مُتُّمَا عِنْدَ مَوْتِهِ
فَقَدْ كُنْتُمَا عَبْدَيْهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
فَقَالَا أَقَمْنَا كَيْ نُعَزَّى بِفَقْدِهِ
مَسَافَةَ يَوْمٍ ثُمَّ نَتْلُوهُ فِي غَدٍ

فارسی:- نظم، گفتم اے سلطان خوبان رحم کن براین غریب
گفت در دنبال دل رہ گم کند مسکین غریب
حافظ

گفتم کہ حوری یا پری گفتا کہ من شاہ جہان
گفتم کہ روشن از قمر گفتا کہ رخسار من است
گفتم کہ شیرین از شکر گفتا کہ گفتار منست
گفتم کہ خسرو ناتوان گفتا پرستار من است

اردو:- نظم، پوچھا کہ طلب کہا قناعت پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
اس نے پوچھا کہ تو نے قتل عاشق کو کیا
غمزہ بولا وہ نزاکت تھی، ادا تھی، میں نہ تھا
صفدر

کہا جو میں نے کہ مجنوں اگرچہ عاشق تھا
پر اس پہ تو کبھی لیلیٰ کے یہ ستم نہ ہوے
میرے جلانے کو کہنے لگے شرارت سے
ہزار حیف کہ لیلیٰ کے پاس ہم نہ ہوے
داغ

سوق المعلوم، تجاھل العارف وغیرہ دیکھو نمبر ۱۱

شبہ اشتقاق

نثر و نظم میں ایسے الفاظ لانا جو بظاہر ایک ہی مادہ سے مشتق معلوم ہوتے ہوں لیکن ان کا مادہ جدا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، یَا اَسَفَی یُوسُفَ وَجَنَا الجَنَّتَینِ دَانٍ۔

" نظم، وَمَا اَنتَ هَل اَنتَ اِلَّا امْرَؤٌ

اِذَا صَحَّ اَصلُكَ مِن بَاهِلَةْ

وَلِلبَاهِلِي عَلَى خُبزِهٖ

كِتَابٌ لِاٰ كِلِهٖ اٰكِلَهْ

فارسی :- نثر، نثرش نثرہ رفعت، شعرشش شعری مرتبت۔

" نظم، ز وصفت رسیدست شاعر بشعری

زنعت گرفتست راوی روائی

اردو :- نثر، قمار خانہ میں قمری کہاں ملیں گے۔

" نظم، جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے

وہ کعبتیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

طباق، مطابقہ دیکھو تضاد ص۱۲۲

طے و نشر دیکھو لف و نشر ص۱۴۱

غلو دیکھو مبالغہ ص۱۵۱

قول بالموجب

کسی لفظ کے معنی قائل کے منشا کے خلاف لینا۔ یہ ذو معنین کی ایک قسم ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، قُلتُ طَوَّلتَ قَالَ بَل تَطَوَّلتُ

وَقَد اُبرِمَت حِبَالَ وِدَادِی

فارسی:۔ نظم، گفت چون جنون بزنجیرت کند   گفتم آری از خم گیسوے تو

اردو:۔ نظم، کہا ان سے کہ میں مرتا ہوں تو ہنسکر بولے
مُنہ تو دیکھو یہ بڑے آئے ہیں مرنے والے

کلام الجامع یا شہر آشوب

کلام میں مختلف اقسام کے مضامین مثلاً رنج و افسوس، مواعظ حسنہ، حکمت، اور شکایت زمانہ وغیرہ بیان کرنا۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نظم، فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْيَصِمِ
(ابو صیری)

فارسی:۔ نظم، تمنعی کہ من از فضل در جہان دیدم
ہمان جفای پدر بود و سیلی استاد

اردو:۔ نظم، نفس گر دشمن ہے اے رنگیں ترا   دب نہ جا اسکے مقابل ہو کھڑا
باندھ ہمت اور خدا کو یاد کر   اسکو مار اور اپنے دلکو شاد کر

گریز دیکھو حسن تخلص ۱۳۵

لف و نشر یا طیّ و نشر

پہلے چند چیزوں کا ذکر کرنا اسکے بعد اس کے مناسبات اس طرح بیان کرنا کہ ہر جز و پہلے اجزا سے مطابقت رکھتا ہو۔

۱۔ اگر بہ ترتیب وار ہو تو لف و نشر مُرتّب ہوگا۔

۲ - اگر بے ترتیب ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں۔
(الف) معکوس، جس میں ترتیب الٹی ہو۔
(ب) غیر مرتب، جس کی ترتیب مخلوط و درہم برہم ہو۔

(۱) لف و نشر مرتب۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَمِنْ رَحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ۔

" نظم، فِعْلُ الْمُدَامِ وَلَوْنُهَا وَمَذَاقُهَا
فِي مُقْلَتَيْهِ وَوَجْنَتَيْهِ وَرِيقِهٖ

فارسی:- نثر، چشم و خط و زلف و خال و قد یار رشک نرگس و ریحان و سنبل و مشک و شمشاد است۔

" نظم، فرو شد بماہی و بر شد بماہ بن نیزہ و قبہ بارگاہ
فردوسی

اردو:- نثر، محبوب کا رنگ، چہرہ، قد، ابرو اور پلکیں مانند یاسمین، ماہتاب، سرو، کمان اور تیر کے ہیں۔

" نظم، ترے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار
گل جدا، سرو جدا، نرگس بیمار جدا
بیداد

(۲) غیر مرتب یا معکوس:-

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا۔

نظم، وَحَمْرَاءُ قَبْلَ الْمَزْجِ صَفْرَاءُ بَعْدَهُ
اَتَتْ بَيْنَ ثَوْبَيْ نَرْجِسٍ وَشَقَائِقِ

فارسی:۔ نثر، وَاللَّيْلِ وَالضُّحٰى رخ روشن وخط سیاہ۔

" نظم، دل را فراغ می دہد و دیدہ را فروغ
دیدار آفتاب و شان و شراب صبح
فغانی

آن دہن و زلف و قد راست گویم الف و لام و میم

اردو:۔ نثر، محبوب کا چاند سا مکھڑا اور سیاہ زلف ہم کو تو صبح و شام کے مانند نظر آتے ہیں۔

" نظم، کبھی جو زلف اٹھاوے تو منہ نظر آوے
اسی امید پہ گذری ہے صبح و شام ہمیں

(۳) غیر مرتب یا مخلوط کی مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، هُوَ شَمْسٌ وَاَسَدٌ وَبَحْرٌ جُوْدًا وَبَهَاءً وَشُجَاعَةً

" نظم

فارسی:۔ نثر، قد و رخ و زلف معشوق مانند گلبرگ تر و سرو سہی و سنبل سیراب است۔

" نظم، در باغ شد از قد و رخ و زلف تو بے آب
گلبرگ تری، سرو سہی، سنبل سیراب
افروختن و سوختن و جامہ دریدن
پروانہ زمن، شمع زمن، گل زمن آموخت

اردو:- نثر: میدانِ جنگ کا عجیب سماں تھا: بندوقوں، توپوں اور بموں کا استعمال آزادانہ ہو رہا تھا، کثرت سے چل رہے تھے، بوچھاڑ ہو رہی تھی اور داغ رہے تھے۔

" نظم: چھپتی تھیں، بھاگی جاتی تھیں، گرتے تھے خاک پر
تیغوں سے تیغیں، جسم سے روحیں، تنوں سے سر

مبالغة

کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت میں حد سے زیادہ بڑھ جانا۔

مبالغہ کی تین قسمیں ہیں:- ۱- تبلیغ ۲- اِغراق ۳- غُلُو۔

(۱) تبلیغ: مدح و ذم عقل و عادت کے مطابق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: فَعَادَىٰ عِدَاءً بَيْنَ ثَوْرٍ وَنَعْجَةٍ
دِرَاكًا وَلَمْ يُنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

فارسی:- نظم: بودیم پرکن ز تیمار روزگار تا داشت روزگار ترا در کنار ما

اردو:- نظم: وعدہ شام پہ کی ہم نے عبث جاگ کے صبح
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا

(۲) اِغراق: مدح و ذم عقل کے مطابق لیکن عادت کے خلاف ہو۔

مثالیں:-

عربی:- وَإِذَا تَوَهَّمَ أَنْ يَرَاهَا نَاظِرٌ
تَرَكَ التَّوَهُّمُ وَجْهَهَا مَكْلُومَا

فارسی:- نظم: چو بوسید پیکان بسر انگشت او گذر کرد از مہرۂ پشت او

اردو: نظم: گرگ نے دورِ عدل میں اسکے سیکھ لی راہ و رسم چوپانی

(۳) غلو: ایسی مدح وذم جو عقلاً و عادتاً ناممکن ہو۔

مثالیں:۔

عربی: نظم: مَاشِئْتَ لَا مَا شَاءَتِ الْاَقْدَارُ
فَاحْكُمْ فَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
ابن ہانی

فارسی: نظم: نہ کرسیٔ فلک نہد اندیشہ زیرِ پا
تا بوسہ بر رکابِ قزل ارسلان زند
ظہیر فاریابی

تنم از ضعف چنان شد کہ اجل جُست و نیافت
نالہ ہر چند ندا داد کہ در پیرہن است
شوکت بخاری

اردو: نظم: غرض اس طرح تُرک کشتے ہوے
کہ کشتوں کے تا چرخ پشتے ہوے

متضاد دیکھو تضاد ص۱۲۲

محتمل الضدین دیکھو توجیہ ص۱۳۱

مدح المُوَجّہ دیکھو استتباع ص۱۰۵

مَذہبِ کلامی یا احتجاج بدلیل

کلام کو دلیل سے مدلل کرنا، اسکی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ مذہب کلامی ۲۔ مذہب فقہی۔

(۱) مذہب کلامی، اگر تمثیل منطق و کلام کے دلائل پر مبنی ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، لَوْ كَانَ (فی السماء والارض) فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔

" نظم، لَوْلَمْ تُحِطْ كَفُّهُ بِالْبَحْرِ مَا شَمِلَتْ
كُلَّ الْأَنَامِ وَأَرْدَتْ قَلْبَ كُلِّ ظَمِي
(۱۳)

فارسی:۔ نظم، منافع رسان در زمین دیر ماند
بس است این یک آیت دلیل دوامت

اردو:۔ نظم، دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا
غالب

(۲) مذہب فقہی، اگر تمثیل مذہبی پر کلام مشتمل ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ۔

" نظم، حَلَفْتُ فَلَمْ أَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِيبَةً
وَلَيْسَ وَرَاءَ اللهِ لِلْمَرْءِ مَطْلَبُ

فارسی:۔ نظم، فرزند آدمی تو وبہتر ز آدمی
شک نیست اندرین کہ بود دُر بہ از صدف

مضمون حدیث آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اردو:۔ نظم، ہم آپ کے کوچہ سے جو نکلے تو عجب کیا
آدم بھی ہوئے خلد کی تعمیر سے باہر

مُرَاجَعَۃٌ دیکھو سوال وجواب ۱۴۲

مُرَاعَاۃُ النَّظِیْر، ائتلاف، تلفیق، تناسب، مناسبت، توفیق یا مواخات

کلام میں ایسے چند الفاظ جمع کرنا جس میں سوائے تضاد کے اور کوئی مناسبت ہو۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَالْقِسِیِّ الْمُعَطَّفَاتِ بَلِ الْاَسْهُمِ مَبْرِیَّۃً بَلِ الْاَوْتَارِ۔

" نظم، اَحَادِیْثُ تَرْوِیْهَا السُّیُوْلُ عَنِ الْحَیَا
عَنِ الْبَحْرِ عَنْ کَفِّ الْاَمِیْرِ تَمِیْمِ
رُوْحٌ تَرَدَّدُ فِیْ مِثْلِ الْخِلَالِ اِذَا
اَطَارَتِ الرِّیْحُ عَنْهُ الثَّوْبَ لَمْ یَبِنِ

فارسی:۔ نثر، بصارت دہ چشم جہانیان تا اسمان از عینک مہر درخشان سواد بین زمین و زمانیان باشد، دیدہ و دل آن والا ہمت را بے منت عینک بینا و آمادہ روشنی و سنا دارد۔

" نظم، مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو
یادم از کشتۂ خویش آمد و ہنگام درو

اردو:۔ نثر، محبوب کی آنکھیں، رخسار اور قد، نرگس، گلاب اور سرو کے مانند ہیں۔

نظم: چشم بادام، دہن پستہ، زنخداں ہے سیب
کتنے پھل ایک نہال قدجاناں ہیں لگے

مُزاوجہ

شرط و جزا میں دو معنی اس طرح سے بیان کیے جائیں کہ جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر بھی مترتب ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم: اِذَا تَزَاوَجَ ذَنْبِي وَانْفَرَدْتُ لَهُ
بِالْمَدْحِ مَنَّ وَنَجَّانِي مِنَ النِّقَمِ

اذا مَنَّ سے ثمر ہو جائیگا

اِذَا تَزَاوَجَ اِثْمِي فَاقْتَضٰى نِقَمِي
حَقَّقْتُ فِيْهِمْ رَجَائِي فَاقْتَضٰى نِعَمِي

فارسی:- نظم: چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب
چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب

اردو:- نظم: آہ کیجے تو آن جاتی ہے
ورنہ کیجے تو جان جاتی ہے
تم کو آتا ہے پیار پر غصہ
مجکو غصہ پہ پیار آتا ہے

مساق المجہول وغیرہ دیکھو تضاد ص۱۲۲

مطابقہ دیکھو تضاد ص۱۲۲

مُقَابَلَہ یا تقابُل

کلام میں پہلے چند الفاظ کا ذکر کرنا، اس کے بعد ہر ایک لفظ کا مقابل اسی ترتیب کے ساتھ لانا، یہ مقابلہ دو، تین، چار، پانچ لفظوں میں اور بعض دفعہ اس سے زاید میں بھی ہوتا ہے۔

(۱) دو الفاظ کے مقابل دو الفاظ:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔

〃 نظم، لَوْ اَنْکَرَ الْاَحْیَاءُ فَضْلَ جَمِیْلِہٖ
شَہِدَتْ لَہُ الْاَمْوَاتُ فِی الْاَلْحَادِ
الحاجری

فارسی:۔ نظم، شبِ وصل تو بپایان آمد   صبح می خندد و من میگریم

اردو:۔ نظم، وفائیں دیکھ لیاں بے وفائیاں دیکھیں
بھلا ہوا کہ تری سب برائیاں دیکھیں
میر

(۲) تین الفاظ کے مقابل تین الفاظ:۔

مثالیں:۔

عربی:۔ نثر، کَمْ مِنْ وَضِیْعٍ رَفَعَہٗ حِذْقُہٗ وَرَفِیْعٍ وَضَعَہٗ خُرْقُہٗ
خُرِقٌ = حمق

نظم: عَلیٰ رَأسِ عَبْدٍ تَاجُ عِزٍّ کَمَا تَرَیٰ
وَفِی رِجْلِ حُرٍّ قَیْدُ ذُلٍّ مِنَ الدَّھْرِ
الصاحب شرف الدین

فارسی:۔ نظم: پیل بینی بر ہزبر، آنکہ کہ باشد برسمند
مہر بینی بر سپہر آنکہ کہ باشد بر سریر
رودکی

اردو:۔ نظم، جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
انیس

(۳) چار الفاظ کے مقابل چار الفاظ:۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، قَدْ رَفَعْتَ الرَّشَادَ فَوْقَ الثُّرَیَّا
وَوَضَعْتَ الضَّلَالَ تَحْتَ ثَرَاھَا

فارسی:۔ نظم، مخالفان تو مردود چون جواب خطا
موافقان تو مقبول چون سؤال صواب

اردو:۔ نظم، ہے ازل سے روائی آغاز ہو ابد تک رسائی انجام
غالب

(۴) پانچ الفاظ کے مقابل پانچ الفاظ:۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نظم، عَلیٰ رَأسِ عَبْدٍ تَاجُ عِزٍّ یَزِیْنُہُ
وَفِی رِجْلِ حُرٍّ قَیْدُ ذُلٍّ یَشِیْنُہُ

فارسی:۔ نظم، بنوک خامہ بہ بند درہِ قضا و قدر
بہ تیر نکتہ بدوزد لب جواب و سوال

مُنَاسَبَہ یا تناسب

نثر یا نظم میں موزوں یا مناسب الفاظ استعمال کرنا۔

مثالیں:۔
عربی:۔ نثر، فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ۔
نظم، زَاكِی النِّجَارِ عُلُوُّ الْمَجْدِ نَاسِبُهٗ
زَاهِی الْفَخَارِ كَرِیْمُ الْجَدِّ وَالشِّیَمِ

فارسی:۔ نظم، تیغ تو بحر است و موج او ہمہ آتش
دست تو ابر است و سیل او ہمہ کوثر
نعمتِ بزمت فزوں ز نعمت جنت
ہیبت رزمت فزوں ز ہیبت محشر
رودکی

اردو:۔ نظم، رَو پر ہے رخشِ عمر کہاں دیکھئے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں
غالب

ہجو قبیح

کسی شخص یا چیز کے عیوب اور برائیاں مبالغہ و توہین آمیز پیرایہ میں بیان کرنا۔

مثالیں:-

عربی:- نظم هَجَوْتَ فِی مَعْرِضِ الْمَدْحِ الْمَحْسُوْدَ لَهُمْ
فَقُلْتَ اَنَّكَ ذُوْ صَبْرٍ عَلَى النَّدَمِ
متنبی

فارسی:- نظم بدین نان خواجہ چون بُردم خواجہ گفتا کہ آہ من مردم
گفتمش خواہ میر خواہ مَمیر کہ من این لقمہ را فرو بردم

اردو:- نظم مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
تم میں دو عیب ہیں بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

ہجو ملیح دیکھو تاکید الذم بما یشبہ المدح ص۱۱

اَلْهَزْلُ الَّذِیْ یُرَادُ بِهِ الْجِدُّ

بظاہر کلام سے ہزل، مذاق یعنی ذم، شکوہ، غدر وغیرہ معلوم ہو لیکن اُس میں جدّت (سنجیدگی، حق) یا کوئی اخلاقی نکتہ یا نصیحت ملحوظ ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، یَقُوْلُ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذْ رَاٰنِی
عَفِیْفًا مُنْذُ عَامٍ مَا شَرِبْتُ
عَلٰی یَدِ اَیِّ شَیْخٍ تُبْتَ قُلْ لِیْ
فَقُلْتُ عَلٰی یَدِ الْاِفْلَاسِ تُبْتُ

فارسی:- نظم، از آخرکار عالم اندیشہ کنید — ای سور کنان ز ماتم اندیشہ کنید
با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش — از آتشک جہنم اندیشہ کنید

بخواب دوش چنان دیدمے کہ صدر جہان
مرا بخواندی و تشریف داد و زر بخشید
شدم بہ نزد معبّر بگفتم این معنی
جواب داد کہ این جز بخواب نتوان دید

اردو:- نظم، کچھ اس کا اعتبار نہیں بے وفا ہے یہ
نازاں نہ ہوجیو زن دنیا کی چاہ پر

تمّت بالخیر